جلد 21 شمارہ 8

تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ

انصار اللہ

ربوہ

ظہور 1359 ہش
اگست 1980ء

ایڈیٹر

غلام باری سیف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ
(آل عمران)

مجلسِ انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ

ظہور ۱۳۵۹ ہش

اگست ۱۹۸۰ء

ایڈیٹر
غلام باری سیف

مدیرانِ اعزازی
ملک صلاح الدین صاحب بھارت - مبارک احمد صاحب ساقی لندن
کمال یوسف صاحب سیکنڈے نیویا

فہرست مضامین

پبلشر ...... چوہدری محمد ابراہیم صاحب
مطبع ...... ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقامِ اشاعت ..... دفتر ماہنامہ انصار اللہ
دار الصدر جنوبی ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۲۰	ماہنامہ انصار اللہ ربوہ	شمارہ ۸

ظہور ۱۳۵۹ ہش

آخری ایّام

رمضان کے آخری عشرہ میں ہم داخل ہونے والے ہیں۔ خیر و برکت کا حامل یہ مبارک مہینہ آیا۔ اور اب وہ رخصت ہوا چاہتا ہے۔ بڑا ہی بدبخت ہے وہ انسان جسے یہ مہینہ میسّر ہوا لیکن اُس نے اپنے گناہ نہ بخشوائے۔ اس مہینہ کی فضیلت میں آیا ہے کہ اس مہینہ میں جہنّم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ شیطان کو پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے اور منادی ندا دیتا ہے۔ اے بھلائی کے خواہاں آگے بڑھ رحمت خداوندی لُوٹ لے۔ اور اے شرّ کے طالب اب تو رُک جا۔ بدی کی طرف مت بڑھ۔ اپنے قدم روک لے۔

اس مہینہ میں راتوں کو اُٹھ کر نیند کو تیاگ کر۔ تھکا ہارا بندہ۔ خُدا کے سامنے سربسجود ہوتا ہے وہ خُدا سے اُس کی رحمت و عفو کا طالب ہوتا ہے۔ وہ اپنی دنیا اور دین کی بہتری مانگتا ہے۔ وہ اُس احکم الحاکمین سے خیر کا طالب ہوتا ہے۔ اور حدیث میں آتا ہے کہ جب رات کا ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو خُدائے ذوالعرش ورلے آسمان پر اُتر آتا ہے اور کہتا ہے کوئی ہے جو مجھ سے بخشش مانگے میں اُسے اپنی مغفرت عطا کروں۔ کوئی ہے میرا سوالی میں اُس کا دامن مُراد بھر دوں۔ اور ایک دوسری حدیث ہے۔ کہ خدا بڑا باحیا و سخی ہے اُسے اپنے بندے سے شرم آتی ہے کہ جب بندہ اُس کے سامنے ہاتھ پھیلائے تو وہ اُسے خالی ہاتھ لوٹا دے۔

بڑے مبارک ایام تھے اور بڑی برکتوں والی راتیں تھیں اس مہینہ کی خوش نصیب ہیں وہ جنھوں نے ان سے فائدہ اٹھایا۔ اب اس کا بابرکت عشرہ ہے ۔ آخری ایام ہیں اس مقدس مہینہ کے۔ اس آخری دہائی میں وہ رات آئے گی جس میں طلوع فجر تک خدا کی رحمتوں کے فرشتوں کا نزول ہو گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اگر تجھے یہ رات نصیب ہو جائے تو یہ دعا کر :-

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا ۔

اے پروردگار تو بہت معاف کرنے والا ہے ۔ تو عفو کو پسند کرتا ہے ۔ معاف کرنے والے مجھے بھی معاف کر دے ۔

اور یاد رکھیئے۔ خدا کی عفو اور عافیت کے دامن میں پناہ مل جائے تو سب خیر ہو گئی ۔ حدیث میں آتا ہے۔ خدا سے دعا مانگا کرو :-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْمُعَافَاۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ۔

کہ۔ اے رب میں دنیا اور آخرت میں تیری عفو اور عافیت کا طالب ہوں ۔

پتہ نہیں کونسے اژدھا ہمیں نگلنے کے لئے منہ کھولے ہیں ۔ اور کتنے درندے ہمیں پھاڑنے کے لئے جست لگا رہے ہیں ۔ عافیت کے حصار! تیری پناہ مجھے درکار ہے ۔ جو مجھے ہر بلا اور معصیت سے نجات دے سکتی ہے ۔ ہم گناہ، اس کے خمیازہ اور اس کے نتائج سے نجات چاہتے ہیں ۔ یہی مقصود زندگی ہے کہ ہم طاغوت سے بچ جائیں اور اس کے عذاب سے بچ جائیں ۔

یہ مہینہ اسی مشقت کے لئے تھا۔ ہم کیا اور ہماری کوششیں کیا۔ یہ اس کا فضل اور احسان ہے کہ روزہ اس کی یاددہانی کراتا رہتا ہے ۔ ہم نے کوشش کی مگر اس کے فضلوں کے بغیر ہماری کوششیں اکارت ہیں (اور اس کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے کوششوں کو انتہا تک پہنچانے کی ضرورت ہے) اور اب یہ مقدس مہینہ رخصت ہوا چاہتا ہے ۔ پس اپنی پکار کو بلند رکھیئے ۔ ارحم الراحمین کی رحمت کا دامن پکڑ کر التجا کیجئے ۔ آنکھ کے آنسو ۔ یہ گوہر اس کی بارگاہ میں پیش کریں ۔ وہ ماں سے بڑھ کر مہربان اور باپ سے بڑھ کر شفیق ہے ۔

آج انسانیت سسک رہی ہے ۔ دعا کیجئے کہ وہ اپنے پروردگار کی پناہ میں آ جائے ۔ انسان پھر انسان بن جائے ۔ عالم اسلام کے لئے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ان کی دستگیری کرے ۔ ان پر پھر رجوع برحمت ہو۔ اپنے امام کے لئے دعاء کیجئے وہ سفر میں ہیں اللہ تعالیٰ ان کا سفر و حضر میں حامی و ناصر ہو۔ کان اللّٰہ مَعَہٗ فی حِلّ و ترحال ۔ وہ اسلام کے لئے لوگوں کے دل جیت لیں ۔ وہ جنہیں انذار کرنے گئے ہیں خدا ان کے قلوب کو حق و صداقت کی طرف مائل کر دے ۔ ان مبلغین کے لئے دعائیں کیجئے جو اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے گھر بار، بال بچے چھوڑ کر در در پہ دستک دے رہے ہیں ۔

اللہ اُن کی مساعی میں برکت ڈالے ۔ دُعا کیجئے اللہ تعالےٰ اپنے وعدوں کو پُورا کرے ۔ وہ سچے وعدوں والا ہے ۔ اور دُعا کیجئے کہ اللہ ہمیں اُن اعمال کی توفیق عطا فرمائے ۔ جو اُس کی رضا کے حصول کا موجب ہوں ۔

پس اپنی التجاؤں اور تضرعات میں جوش پیدا کیجئے کہ یہ بابرکت دن اب پھر ایک سال بعد نصیب ہوں گے اور خُدا ہی جانتا ہے کن کو نصیب ہوں گے ۔

صادق مصدوق کی زبان میں

خُدا کا سب سے محبُوب اور محبّ بندہ آمنہ کا لال حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھا ۔ خُدا سے اُن کی محبت کا یہ حال تھا کہ غیروں نے کہا ۔ عَشِقَ مُحَمَّدٌ رَبَّہٗ ۔ محمد تو اپنے رب کا عاشق ہے ۔ اُس افصح العرب والعجم نے جن الفاظ میں خُدا کو پکارا ۔ میرا ایمان اور یقین ہے کہ ان الفاظ میں خُدا کو پکاریں تو وہ الفاظ خُدا کو زیادہ پسند اور محبُوب ہیں ۔ کہ وہ الفاظ اس کے محبُوب کے منہ سے نکلے ہوئے ہیں ۔ وہ ردّ نہیں کئے جاتے ۔

ہمارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس انداز اور پیار سے خُدا کو پکارتے تھے کہ اُن الفاظ کا جب مطالعہ کریں تو رُوح گداز ہوتی ہے ۔ دل خشوع و خضوع سے لبریز ہوتا ہے ۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حتی الوسع آپ کی دعاؤں کو بھی محفوظ کیا ہے ۔ حدیث کی کتب میں یہ مذکور ہیں ۔ ارادہ ہے کہ اگر خُدا توفیق دے تو قارئین انصار اللہ کی خدمت میں ایک یا دو دعائیں ہر شمارہ میں پیش کی جائیں ۔ ہمیں اُمید ہے کہ انصار اللہ نہ صرف ان دعاؤں کو خود یاد کریں گے بلکہ نوجوان نسل کو حفظ کروائیں گے اس کے نتیجہ میں اُن کے قلوب میں جہاں عشقِ رسُولؐ پیدا ہوگا ۔ وہاں اُنہیں ذوقِ دُعا بھی نصیب ہوگا ۔ اور جنہیں یہ ذوق نصیب ہو جاتا ہے وہ اللہ کے فضلوں کو جذب کرتے ہیں ۔

اہل علم اور اہل قلم سے

اگر شریعت خُدا کا قول ہے تو سائنس اُس کا فعل ۔ اور خُدا کے قول اور فعل میں تضاد نہیں ہو سکتا ۔ حضرت مصلح موعودؓ نے جب سائنس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قائم فرمائی تھی تو آپ نے فرمایا تھا ۔ ہماری یہ کوشش ہوگی کہ ہم ثابت کریں کہ مذہب سائنس کے خلاف نہیں ۔ نہ سائنس مذہب کی ضدّ اور نقیض ہے ۔

ہماری جماعت میں دینی اور دنیوی دونوں علوم کے حامل اور ماہر موجود ہیں ۔ وہ اگر چاہیں تو بفضلہ تعالےٰ ثابت کر سکتے ہیں کہ سائنس کی دنیا میں جو پیش رفت ہو رہی ہے وہ قرآن کے خلاف نہیں ۔ وہ قرآن کی صداقتوں اور عالمگیر حقائق کو سائنس کی روشنی میں دنیا کے سامنے پیش کر کے اسلام اور قرآن کی صداقتوں کا دنیا سے لوہا

منوا سکتے ہیں۔

ہماری کوشش ہوگی کہ ہم ایسے اہل علم سے انفرادی درخواست بھی کریں۔ لیکن ان سطور کے ذریعہ ہم اُن سے اجتماعی اپیل کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو علم دیا ہے تو اُس دیا ہُو کا حکم ہے۔ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔ آپ خدا کی اس دین سے اسلام اور بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچائیں۔ آپ اپنے افکار کو صفحہ قرطاس پر لا کر اسلام کی صداقت ثابت کریں اور اس خیال کو باطل ثابت کر دیں کہ مذہب اور سائنسی علوم میں کوئی نقیض ہے۔

مَیں اُمید کرتا ہوں کہ اہل علم اور اہل قلم ہماری اپیل پر اپنے اشہب قلم کو ضرور جنبش دیں گے۔ اور اپنے رشحات قلم کو اشاعت کے لئے ہمیں بھجوائیں گے۔ جزاکم اللہ　　احسن الجزاء فی الدارین خیراً۔

انصاراللہ کا تئیسواں ۲۳ سالانہ مرکزی اجتماع

مجلس انصاراللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع انشاءاللہ العزیز مورخہ ۳۱ اخاء / اکتوبر یکم و ۲ نبوت / نومبر ۱۳۵۹ ہش / ۱۹۸۰ء بروز جمعہ ہفتہ۔ انوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انصاراللہ کو چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس اجتماع کی برکات سے فائدہ اٹھائیں زعماء اعلیٰ / زعماء زیادہ سے زیادہ اراکین کو شامل کرنے کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمادیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

حضرت امامِ جماعت احمدیہ کی خدمت

میں

منظوم سپاسنامہ

(مبلغ سیکنڈے نیویا محترم کمال یوسف صاحب کی فرمائش پر مخلصین ناروے کی ترجمانی کرتے ہوئے محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال نے یہ نظم لکھی)

شکر للہ جلوہ گر ہے آج وہ ماہِ مبیں مضطرب جس کے لئے تھی ناروے کی سرزمیں
گُل بداماں بہرِ استقبال ہیں سب مخلصیں آ رہی ہے گوشہ گوشہ سے صدائے دلنشیں

مرحبا آقائے ما ۔ اے ناصرِ دینِ متیں

گونجے گی تکبیر سے اب تو فضائے ناروے دستِ ناصر سے مشرّف ہو گئی ہے یہ زمیں

مرحبا آقائے ما ۔ اے ناصرِ دینِ متیں

ہو مبارک آپ کو یہ فتح و نُصرت آپ کی اور بیگم صاحبہ کو بھی رفاقت آپ کی
کی جنہوں نے ہر کٹھن ساعت میں خدمت آپ کی بہرِ خدمت وہ رہی ہیں ہم رکاب و ہمنشیں

مرحبا آقائے ما ۔ اے ناصرِ دینِ متیں

آپ کو حاصل رہے یہ حق تعالےٰ کی عطاء کام والی زندگی اور کامل و اکمل شفاء
اِس مقدس زندگی میں آپ کو آقائے ما غلبۂ دیں کی مہم میں عطا فتحِ مُبیں

مرحبا آقائے ما ۔ اے ناصرِ دینِ متیں

منبر پر بآوازِ بلند فرمایا

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور بلند آواز سے فرمایا:۔
"اے وہ گروہ جو زبان سے تو اسلام لائے ہو لیکن ایمان ابھی اُن کے دل میں نہیں اُترا۔

"لا تؤذوا المسلمین ولا تعیّروھم ولا تتّبعوا عوراتھم فانّه من تتبع عورتھم اخیه المسلم تتبع اللّٰه عورته ومن تتبع اللّٰه عورته یفضحه و لو فی جوف رحله۔"

(ترمذی باب جاء فی تعظیم المومن)

مسلمانوں کو اذیّت مت دو۔ نہ اُن پر عیب لگاؤ۔ اور نہ اُن کی لغزشوں کی جستجو کرو۔ کیونکہ جو اپنے مسلم بھائی کی عیب جوئی کرتا ہے اللہ اُس کے نقص کی پردہ دری کرے گا۔ اور جس کی عیب چینی خدا کرتا ہے وہ رسوا ہی ہوتا ہے خواہ وہ بُرائی کا مرتکب بند گھر میں ہی کیوں نہ ہو۔

حدیث میں ذکر ہے۔ اس حدیث کے راوی ابن عمر ایک دن خانہ کعبہ کی طرف آرہے تھے جب اُن کی نظر اس گھر پر پڑی تو بے ساختہ انہوں نے فرمایا۔ کعبہ! تو کتنا عظیم ہے اور تیری حرمت اور عزّت کس قدر عظیم ہے۔ لیکن مومن کی عزت خدا کے نزدیک تیری عزّت سے بھی بڑی ہے۔

یہ حدیث ظاہر کرتی ہے کہ اگر ہم اپنے بھائی کو اذیّت دیتے ہیں۔ ہمارے بھائی کو ہمارے کسی فعل یا قول سے دُکھ پہنچتا ہے۔ ہم اپنے بھائی کی عیب جوئی اور عیب چینی کرتے ہیں۔ تو ہم مسلمان نہیں۔ کہ اسلام لانے کے بعد ہم اپنے بھائی کی عزّت۔ جان و مال کے محافظ ہیں۔ دوسروں کے عیب تلاش کرنے کی بجائے۔ ہم اپنے گریبان میں جھانکیں۔ کہ دوسروں کی کمزوریاں تلاش کرنے والا۔ دعوت دیتا ہے کہ لوگ اُس کی کمزوریوں کو تلاش کریں۔ خدا کی ستّاری سے اگر ہم استفادہ کرنا چاہتے ہیں تو دوسرے کی عیب جوئی اور عیب چینی ترک کردیں۔ مومن کی عزّت اور عظمت کو قائم کرنے کی کوشش کریں نہ کہ پامال۔ یہی نصیحت حجۃ الوداع کے موقعہ پر ہمارے آقا نے فرمائی تھی کہ:۔

"تمہارے خون، مال اور عزتیں تم پر اس طرح حرام ہیں جس طرح آج اس ذی الحج کا دن اس مقدس شہر مکّہ میں۔"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مُناجاتِ درگاہِ باری تعالیٰ

اے خُداوند من گناہم بخش
اے میرے خُداوند میرے گناہ بخش دے
سُوئے درگاہِ خویش راہم بخش
اور اپنی درگاہ کی طرف مجھے رستہ دکھا

روشنی بخش در دل و جانم
میری جاں اور میرے دل میں روشنی پیدا کر
پاک کن از گناہِ پنہانم
مولا۔ مجھے میرے مخفی گناہوں سے پاک کر

دلستانی و دلربائی کن
دلستائی کر اور دلربائی دکھا
بہ نگاہے گرہ کشائی کن
اپنی اک نظرِ کرم سے میری مشکل کشائی کر

در دو عالم میرا عزیز توئی
دونوں جہانوں میں تُو ہی میرا پیارا ہے
وآنچہ مے خواہم از تو نیز توئی
اور مَیں تجھ سے تجھی کو چاہتا ہُوں

(براہین احمدیہ)

اِس کائنات کا مالک و خالق وہ قدیر و قادر خُدا ہے۔ وہ تمام طاقتوں کا مالک ہے۔ دلوں کی تبدیلی اُسی کے اختیار میں ہے۔

ایک روز سرورِ کونین صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک پَر اپنی دو انگلیوں کے درمیان لیا۔ پھر انگلیوں کو پھیرا۔ اور فرمایا دل اسی طرح خُدا کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ جدھر چاہتا ہے اُسے پھیرتا ہے۔ نیکی کی توفیق خُدا کے فضلوں کے بغیر نصیب نہیں ہوتی۔ دل کے گند اسکی رحمت اور عبادت کے پانی سے ہی دُھلتے ہیں۔ اس لئے خُدا والے اُسی کی درگاہ پر اپنی جبین نیاز خم کرتے ہیں۔ وہ اُسی کے سامنے اپنی جھولی پھیلاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ رحمتوں کے مالک ہمیں گناہوں سے دُور کر دے۔ گناہوں کو ہم سے دُور لے جا۔ تیرا فضل ہو تو بچ سکتے ہیں۔ ہمیں اپنے در کی طرف لے آ۔ اور کسی کی دہلیز سے ہم کیا لے سکتے ہیں۔ سرتاپا نُور! ہماری ظلمتوں کو دُور کر دے۔ تیرا نُور ہمارے دل و دماغ کو روشن کر دے کہ اس کے سوا سب اندھیرا ہے اور اس میں بھی کیا شک ہے کہ اُس کا ایک قول "کُن" ہماری کائنات کو بدل سکتا ہے۔ اُس کی ایک نظرِ کرم دونوں جہانوں میں کامیاب و سرخرو کر سکتی ہے اس لئے اس کی ایک نظرِ کرم کی بھیک مانگتے ہیں۔

اور دُعا مانگنے والے ہو۔ اگر اُس کی طلب ہے۔ اگر وہ اُس کا طالب بن کر آیا ہے تو اُس
در بار سے اُس کو مانگے کہ اگر وہ مل گیا تو سب کچھ مل گیا۔ وہ لازوال خزانہ مل گیا تو ہر مُراد مل گئی۔ کسی
نے خوب کہا ہے ؎

سب کچھ خُدا سے مانگ لیا تجھ کو مانگ کر
اُٹھتے نہیں ہیں ہاتھ میرے اس دُعا کے بعد

قراردادِ تعزیت

بروفات حضرت صاحبزادی سیّدہ اَمۃُ السّلام بیگم

آج بروز جمعۃ المبارک ۲۰ احسان ۱۳۵۹ ہش / جون ۱۹۸۰ء مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ کے منتظمین، بلاک لیڈران اور زُعماء حلقہ جات کا ایک غیر معمولی اجلاس زیرِ صدارت مکرم محترم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ مسجدِ اقصیٰ میں منعقد ہُوا جس میں درج ذیل قرارداد پاس ہوئی :-

عہدیداران مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت صاحبزادی سیّدہ امۃ السّلام بیگم بیگم مکرم صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب مرحوم کی اچانک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ حضرت مرحومہ کا سانحۂ ارتحال ساری جماعت کے لئے ایک عظیم صدمہ کا باعث ہُوا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

مرحومہ بیشمار خوبیوں کی مالک تھیں۔ بڑی مہمان نواز تھیں۔ غرباء، یتامیٰ اور بیوگان کی امداد کرنے میں قلبی راحت محسوس کرتی تھیں اور سلسلہ احمدیہ کی ترقی و بہبود کیلئے اپنا مال اور وقت قربان کرنے میں خوشی محسوس کرتی تھیں۔ چنانچہ آپ ۱/۳ حصہ کی موصیہ تھیں۔ تقسیمِ ملک سے قبل شملہ میں لجنہ اماء اللہ کا قیام اور لجنہ کی اچھی کارکردگی آپکی کوششوں کی ہی مرہونِ منّت تھیں۔

آپ کی ایک بہت بڑی خصوصیت یہ تھی کہ آپ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی وہ مبارک پوتی ہیں جو اُن کی زندگی میں پیدا ہوئی تھیں اور جن کو انہوں نے پیدائش کے وقت اپنے دستِ مبارک سے برکت بخشی تھی۔ چنانچہ حضرت امام جماعت احمدیہ، بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اپنی مبارک اولاد کی آمین لکھتے ہوئے مرحومہ کی اس خصوصیت کا خاص طور پر ذکر فرمایا ہے اور انہیں اپنی پدرانہ شفقت سے نوازا۔

[illegible]

اللہ تعالیٰ مرحومہ کی رُوح کو اپنے قربِ خاص میں جگہ دے، جنّت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

چند سوال اور اُن کے جواب

مکرم و محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب ربوہ

سوال :- دلہن کو ماں باپ کی طرف سے جو جہیز دیا جاتا ہے اس کی کوئی اصل شریعت میں ہے یا نہیں ؟ یہ ممنوع ہے یا جائز - اگر جائز ہے تو سنّت یا مستحب ؟

جواب :- اپنی بیٹیوں کو جہیز دینا ایک معروف دستور ہے - بعض احادیث میں بھی اس کے جواز کی سند مل جاتی ہے - مثلاً سنن نسائی میں ہے :-

"عن علیؓ قال جھّز رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ فی خمیل وقربۃ و وسادۃ حشوھا اذخر" (نسائی کتاب النکاح)

ترجمہ :- حضرت علی مروی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت فاطمہ کو جہیز میں اوڑھنی ، مشکیزہ اور تکیہ دیا جس میں اذخر گھاس بھرا ہوُا تھا -

اصل چیز یہ ہے کہ انسان رسم و رواج اور دیکھا دیکھی کی پابندی سے بچے اور بلاوجہ زیر بار نہ ہو - جتنی استطاعت ہے اس کے مطابق جہیز دینے میں کوئی حرج نہیں بلکہ بیٹی کو گھر سے رخصت کرنے کی ایک بہترین صورت ہے -

سوال :- اگر لڑکی سے یہ عہد لیا جائے کہ جہیز کے بدلہ میں وہ اپنے والدین کے ترکہ سے اپنا حصہ وراثت نہیں لے گی تو کیا یہ دستبرداری جائز ہے ؟

جواب :- اگر لڑکی یہ تسلیم کرے کہ اسے جو جہیز دیا جارہا ہے وہ اس کے نام قرض ہوگا اور ترکہ میں سے اسے جو حصہ ملے گا یہ قرض اس ترکہ میں سے وضع کر لیا جائے - تو یہ صورت جائز ہے - لیکن جس حصّے وراثت کی ابھی وہ مالک نہیں ، تو اس سے دستبرداری تسلیم کئے جانے کے کوئی معنی نہیں -

سوال :- ناخنوں پر نیل پالش لگی ہو تو وضوء مکمل ہوتا ہے یا نہیں ؟

جواب :- نیل پالش کی حیثیت ایسی ہے جیسے کہ جسم کے ایک حِصّے کی یا زخم پر کھرنڈ بنے ہوُئے چھلکے کی - اس لئے اسے وضوء میں حارج نہیں سمجھا جا سکتا -

[illegible]	〃	[illegible]	〃	[illegible]
[illegible]	〃	[illegible]	〃	[illegible]
[illegible]	〃	[illegible]	〃	[illegible]
[illegible]	〃	[illegible]	〃	[illegible]
[illegible]	〃	[illegible]	〃	[illegible]
[illegible]	〃 〃	[illegible]	〃	[illegible]
[illegible]	〃 〃	[illegible]	〃	[illegible]
[illegible]	〃	[illegible]	〃	[illegible]
[illegible]		[illegible]		[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت اسعدؓ بن زرارہ

مکرم جناب مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے بارہ میں ارشاد فرمایا ہے کہ

اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم (مشکوٰۃ مناقب)

کہ میرے صحابہ بمنزلہ ستاروں کے ہیں۔ ان میں سے جس کی آپ پیروی کریں گے یقیناً ہدایت پائیں گے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید میں سراجاً منیراً کہا گیا ہے گویا آپ روحانی آسمان میں بمنزلہ نظامِ شمسی کے ہیں اور صحابہ [بمنز]لہ ستاروں کے ہیں آپ کے گرد گھومتے ہیں۔ ان درخشاں و تاباں ستاروں میں سے ایک حضرت اسعد بن زرارہؓ ہیں جن کا ہم آج کی مجلس میں ذکرِ خیر کرتے ہیں۔

آپ کا نام اسعد [illegible] لقب خبیر تھا۔ آپ انصار کے قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے تھے اور خاندان نجار سے تھے۔ یہ وہ خاندان ہے جس کی لڑکیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہجرت مدینہ کے موقع پر ؎ طلع البدر علینا من ثنیات الوداع والا مشہور گیت گا کر آپؐ کا استقبال کیا تھا۔

بعثتِ نبوی سے قبل جزیرہ عرب قرآن مجید کے الفاظ میں اگرچہ ظھر الفساد فی البرِّ والبحرِ کا منظر پیش کر رہا تھا۔ تاہم اس تاریکی کے دَور میں چند سعید رُوحیں اپنی فطرتِ سلیم کے باعث توحید کی قائل تھیں۔ اِن مبارک نفوس میں حضرت اسعدؓ بن زرارہ کا بھی شمار ہوتا ہے۔ ابن سعد طبقات کبریٰ میں رقمطراز ہیں:۔

"کان اسعد بن زرارۃ وابوالھیثم متکلمان بالتوحید بیثرب"

کہ اہل یثرب (مدینہ منورہ) میں سے اسعد بن زرارہ اور ابو الہیثم توحید کے قائل تھے۔

جس وقت مکہ مکرمہ میں توحید کی صدا بلند ہوئی اس وقت حضرت اسعد بن زرارہ اور ذکوان بن عبد قیس مکہ میں عتبہ بن ربیعہ کے پاس بطور مہمان فروکش تھے۔ میزبان نے اپنے مہمانوں کی درخواست پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دعویٰ نبوت کے حالات بیان کئے جو آپ نے پورے انہماک سے سُنے فطرت تو پہلے ہی سے سلیم پائی تھی اس لئے حق و صداقت نے جلدی ان کے دل پر اثر کیا۔ ذکوان نے عتبہ بن ربیعہ سے حالات سُن کر

اسعدؓ سے کہا۔ دونك هذا دينك یعنی جس چیز کی آپ کو تلاش تھی وہ اب مل گئی ہے اسے اختیار کر لو۔ یہ سُن کر آپ سیدھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ کے ہاتھ پر بیعت کر کے توحید کے ساتھ آپؐ کی رسالت کا بھی اقرار کر لیا۔ (اسد الغابہ صـ ۷۱ جلد ۱)

حضرت اسعد بعثت نبوی سے قبل توحید کے قائل تو تھے ہی مگر آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کی محبت نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا۔ مکہ سے جس ایمان کی دولت سے مالا مال ہو کر آئے اب اس میں دوسروں کو بھی شریک کرنے لگے چنانچہ آپ کی تبلیغ سے ابو الہیثم بھی زمرہ مومنین میں منسلک ہو گئے۔ (طبقات صـ ۲۱۹ جلد اوّل)

یاد رکھنا چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرتِ مدینہ کے وقت مدینہ میں یہودیوں کے تین قبائل بنو نضیر، بنو قینقاع اور بنو قریظہ کے علاوہ اوس اور خزرج کے دو قبائل اور بھی تھے۔ یہ دونوں قبیلے یمانی الاصل تھے جو یمن سے ہجرت کر کے یثرب میں آکر آباد ہوئے تھے۔ اور یہ مدینہ میں سب سے پہلے ایمان لائے اور انصار کہلائے۔ اور ان کی تعریف میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے "الایمان یمانٍ والحکمۃ یمانیۃ" فرمایا تھا۔ اور اُن کی دعوت پر ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرتِ مدینہ فرمائی۔ گویہ ہجرت اِذنِ الٰہی سے قرار پائی تاہم اس کے ظاہری اسباب میں قبیلہ اوس اور خزرج کو ایک گونا تعلق ہے۔ اور آپؐ کی یہ ہجرتِ مدینہ اسلام کی دعوت و تبلیغ کی اشاعت اور دین اسلام کے استحکام کا باعث ہوئی۔

بیعت عقبہ اولیٰ میں جو سعید روحیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لے آئیں ان میں سے حضرت اسعدؓ بن زرارہ بھی تھے۔ اور روایت ہے کہ سب سے پہلے بیعت کے لئے آپ نے ہی ہاتھ بڑھایا۔ آنحضرتؐ نے اُن کو بنو نجّار کا نقیب مقرر فرمایا۔ عمر کے لحاظ سے آپ سب نقباء سے چھوٹے تھے۔

آپ نے نقیب کی حیثیت سے اپنے فرائض کو نہایت تندہی۔ ایمانداری اور جانفشانی سے سرانجام دیا۔ نماز باجماعت کا انتظام کیا۔ (اسد الغابہ جلد ۱ صـ ...)

اسی زمانہ میں انصار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں درخواست کی کہ کسی ایسے شخص کو مدینہ منورہ بھجوایا جائے جو ان کی تعلیم و تربیت کا ذمہ دار ہو۔ حضور انورؐ نے ان کی درخواست کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو مبلّغ اسلام بنا کر مدینہ روانہ فرمایا تو اسعد بن زرارہ نے ان کو اپنے گھر میں مہمان اتارا۔ (طبقات جلد ۳ صـ ۸۳)

مدینہ میں پہلا جمعہ :-

حضرت مصعب بن عمیر جو داعی اسلام بن کر مدینہ آئے تھے انہوں نے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی

خدمت میں لکھا :-

...... فكتب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم يستاذنه ان يجمع بهم فاذن له وكتب اليه انظر من اليوم سبتهم فاذا زالت الشمس فازدلف الى الله فيه بركعتين واخطب فيهم فجمع بهم مصعب بن عمير في دار سعد بن خيثمة وهم اثنا عشر رجلا ..... فهو اول من جمع في الاسلام جمعة -　　(طبقات ابن سعد جلد ۳ صفحہ ۸۳)

مصعب بن عمیر نے خط کے ذریعہ اجازت طلب کی ۔ انہیں اس بات کی اجازت مرحمت فرمائی جائے کہ وہ ان نو مبائعین کو جمعہ پڑھائیں ۔ آپ نے اس کی اجازت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ سعد دن ڈھلنے کے بعد دو رکعت نماز پڑھائیں اور خطبہ دیں ۔ پس حضرت مصعب بن عمیر نے سعد بن خیثمہ کے گھر پر بارہ آدمیوں کی معیت میں نماز جمعہ ادا کی اور یہ اسلام میں پہلا جمعہ تھا جو مدینہ میں پڑھا گیا ۔

مسجد نبوی کی تعمیر :-

تاریخ کا یہ مشہور واقعہ کہ مسجد نبوی کی تعمیر جس جگہ ہوئی تھی وہ زمین سہل اور سہیل نامی دو یتیم بچوں کی تھی ۔ اور حضرت اسعد بن زرارہ ان ہر دو یتیم بچوں کے مربی تھے ۔ آنحضرت صلعم نے اس زمین کی قیمت دریافت کی تو انہوں نے عرض کیا کہ ہم صرف خدا سے اس کی قیمت چاہتے ہیں ۔ لیکن حضور نے پسند نہ فرمایا کہ یتیموں سے زمین بغیر معاوضہ لی جائے ۔ اسلئے آپ نے حضرت ابوبکر رضؓ سے اسکی قیمت دلوا دی ۔ اور بعض روایات میں آتا ہے کہ اسعد بن زرارہ نے ان یتیموں کو اس زمین کے عوض اپنا باغ معاوضہ میں دے دیا ۔　　(زرقانی صفحہ ۳۲۲ جلد ۱)

وفات :- مسجد نبوی کی عمارت ہنوز زیر تعمیر تھی کہ شوال سنہ ۱ ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا ۔ وفات سے قبل آنحضرت صلعم آپکی عیادت کیلئے بنفس نفیس تشریف لائے ۔ جنازہ کی نماز آنحضرت صلعم نے خود پڑھائی اور جنت البقیع میں تدفین عمل میں آئی ۔ ہجرت کے بعد یہ پہلے شخص تھے جو جنت البقیع میں دفن ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر نماز جنازہ پڑھائی ۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ آنحضور صلعم نے اسعد بن زرارہ کو بیعت عقبہ اولیٰ کے موقعہ پر بنو نجار کا نقیب مقرر فرمایا تھا ۔ آپکی وفات پر آپ کے خاندان کے چند افراد وفد کی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسعد کی وفات سے جو خلا پیدا ہو گیا تھا کسی اور کو نقیب مقرر کرنے کی درخواست کی ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی درخواست سنکر فرمایا کہ :-

"اب میں خود تمہارا نقیب ہوں"

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا فرمانا بنو نجار کے لئے ایسا لازوال شرف تھا جس پر یہ قبیلہ ہمیشہ فخر و ناز کیا کرتا تھا ۔ اور یہ فخر ان کا بجا تھا ۔　　(اسد الغابہ صفحہ ۷۲ جلد ۱)

ماہنامہ انصاراللہ ربوہ

مجلس انصاراللہ کے زعماء کرام مہربانی فرما کر اپنی اپنی مجلس میں یہ جائزہ لیں کہ ماہنامہ انصاراللہ کے کس قدر مزید خریدار مہیا کئے جا سکتے ہیں اور پھر اس سلسلہ میں اپنی کوششوں کے نتائج سے قائد اشاعت مجلس انصاراللہ مرکزیہ کو مطلع فرمائیں۔ موجودہ زمانہ میں اخلاقِ فاضلہ کا قیام اور اخلاقی بے راہ روی کا انسداد صرف اسی طرح ممکن ہے کہ اسلام کی اخلاقی تعلیم کو باقاعدگی کے ساتھ اور احسن طریق پر لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے۔ ماہنامہ انصاراللہ نے اسی رنگ میں بیڑا اٹھایا ہوا ہے۔

ماہنامہ انصاراللہ کا سالانہ چندہ مبلغ ۱۵ پندرہ روپے مقرر ہے۔

مرزا غلام احمد

مینیجر ماہنامہ انصاراللہ۔ ربوہ

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف

سیرتِ صدیقؓ کی چند جھلکیاں

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ تھا۔ باپ کا نام عثمان تھا۔ کنیت آپ کی ابوبکر تھی۔ صدیق اور عتیق آپ کا لقب تھا۔ آپ کی ولادت عام الفیل کے تین سال بعد ہوئی۔ گویا آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے تین سال چھوٹے تھے۔

صدیق نے تصدیق ہی کی

علامہ ابن عبدالبر اپنی کتاب استیعاب میں صدیق لقب کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ہر اس امر کی تصدیق کی جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم لائے۔ کچھ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ یمن کی طرف گئے ہوئے تھے۔ مکہ واپس آئے تو صنادید قریش میں سے عقبہ ابی معیط، شیبہ، ربیعہ، ابوجہل ابوالبختری آپ کو ملے۔ آپ نے پوچھا کوئی خبر۔ انہوں نے کہا بہت بڑی خبر یہ ہے کہ ابوطالب کا یتیم کہتا ہے کہ میں نبی اور رسول ہوں۔ ابوبکر ہم تمہارے انتظار میں تھے کہ تم آؤ تو کوئی بات ہو۔ ابوبکر ان کو ٹال کر خدیجہؓ کے گھر پہنچے۔ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا

ابوبکر ہاں میں خدا کا پیغمبر ہوں۔

اس پر حضرت ابوبکرؓ نے عرض کی حضور ہاتھ بڑھائیے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اس کے رسول ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ جب میں واپس ہوا تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم مکہ کے باسیوں میں میرے اسلام لانے کی وجہ سے بہت خوش تھے

جب واقعہ اسراء ہوا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا ذکر فرمایا تو کفار کی تکذیب نے پھر زور پکڑا کہ یہ کس قسم کی باتیں کرتا ہے کفار نے سمجھا اب موقعہ ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو منحرف کرنے کا۔ چنانچہ وہ آپ کے پاس پہنچے۔ اور کہا ابوبکر سنا ہے۔ اب وہ کیا کہتے ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا وہ کہتا ہے کہ وہ بیت المقدس گیا ہے اور مسجد اقصلے

گیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو پھر کیا ہؤا۔ تم اُس کی مسجد اقصیٰ کی خبر لانے پر حیران ہو۔ مَیں تو اس سے بڑی بات کی تصدیق کرتا ہوں کہ وہ صبح و شام آسمان کی خبریں لاتے ہیں۔ (اُسد الغابہ جلد ۳ صفحہ ۲۰۶)

یہ تو نتیجہ تھا اُس پاکیزہ فطرت کا جو خدا تعالیٰ نے آپ کو ودیعت کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ نُورِ قلب عطا فرمایا تھا کہ جب اس آنکھ نے اُس آسمانی نور کو دیکھا۔ اس کی تصدیق کی اور پھر سوجان سے اس پر نثار ہو گئے۔ سیرت صدیقی یہی ہے کہ آپ نے اللہ اور اس کے رسُول سے اپنی اولاد، ماں باپ اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبت کی۔ آپ نے اپنی ہر خواہش خُدا اور اُس کے رسُول کی خواہش کے تابع کر دی۔ آپ کی تمام کوششوں اور خواہشوں کا مرکز صرف اور صرف خُدا اور اُس کا رسُول ہی تھے۔ خُدا کے پیغام کو سُن کر انہوں نے ایک لمحہ کے لئے بھی توقف نہ کیا اور بلا تاخیر اُسے قبول کر لیا۔

ابُوبکرؓ کی فدائیت

آپ جب اسلام لائے آپ کے پاس چالیس ہزار درہم موجود تھے۔ اور یہ کوئی معمولی رقم نہ تھی۔ اُس وقت ایک اونٹ کی قیمت دس سے پندرہ درہم کے درمیان تھی (اسد الغابہ جلد ۳ صفحہ ۲۱۰ و بخاری باب مناقب المهاجرین وفضلهم و فیهم ابوبکر) گویا یہ رقم آج کے دو کروڑ سے اُوپر بنتی ہے۔ آپ نے اس میں سے پینتیس ہزار درہم تو مکہ میں ہی راہ خُدا میں خرچ کر دی تھی اور بقیہ پانچ ہزار ہجرت کے وقت اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ انہوں نے بوڑھے باپ۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کے لئے سوائے خُدا اور اُس کے رسُول کے گھر میں کچھ نہ چھوڑا۔ غارِ ثور میں پناہ لی تو اپنی جان سے بھی زیادہ فکر اُس محبُوب خُدا کا ہے۔ تمام غزوات میں وہ رسُول خُدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دوش بدوش رہے۔

اُحد کے دن جب خالد بن ولید کے طوفانی حملہ سے مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ ثابت قدم اور حضورؐ کے ساتھ رہے۔

(طبقات کبیر جلد ۳ صفحہ ۱۲۳)

مکّہ میں عقبہ بن ابی معیط نے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے میں پٹکا ڈال کر گلا گھونٹنا چاہا تو اس وقت حضرت ابوبکرؓ ہی دوڑتے آئے تھے اور عقبہ کو دھکا دے کر حضورؐ کو چھڑا دیا۔ ایک دوسرے موقعہ پر جب کفار قریش نے سرورِ کونین کو پکڑ کر زدوکوب کیا۔ تو حضرت ابُوبکر دَوڑتے آئے اور کفار کو مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہارا ستیہ ناس ہو۔ اس عظیم انسان سے اس لئے لڑتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا ربّ اللہ ہے اور یہ تمہارے پاس روشن دلائل لے کر آیا ہے۔"

(ابن ہشام جلد ا صفحہ ۱۸۹)

اس پر کفّار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو چھوڑ دیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر وہ پل پڑے آپ کو مارا پیٹا، بال نوچے۔ آپ کی بیٹی حضرت اسماء بیان کرتی ہیں کہ ابّا گھر آئے تو سر کے بالوں کو جہاں ہاتھ لگاتے وہ آپ کے ہاتھ میں

آجاتے ۔لیکن زبان پر آہ و فغاں کی بجائے یہ کلمات جاری تھے ۔
تَبَارَکْتَ یَا ذُوْالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۔ اے جلال و عظمت کے مالک تو بہت برکتوں والا اور مبارک ہے۔
ان نظاروں کو دیکھ کر کفار قریش کہا کرتے :۔

"یہ دیوانہ ابن ابی قحافہ آگیا" (اسد الغابہ جلد۲ صفحہ ۲۱۲)

بے شک وہ دیوانے تھے ۔لیکن محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق دیوانے تھے ۔ اور ایسے دیوانے ہی عشق و محبت کے کھیت سینچا کرتے ہیں ۔

واقعہ افک کے موقعہ پر جب سیّدہ عائشہ کو اس کا علم ہوا تو غش کھا کے گر گئیں ۔ساری رات روتی رہیں ۔اور ایک لمحہ کے لئے سو نہ سکیں ۔ وہ اجازت طلب کر کے اپنے باپ کے گھر آگئیں ۔جب سیّدہ عائشہ کے عظیم والد کو یہ علم ہوا تو فرمایا ۔بیٹی اپنے خاوند کے گھر چلی جاؤ ۔ (بخاری کتاب التفسیر زیر آیت ولولا اذ سمعتموہ ظن المومنون)
اور جب اللہ تعالیٰ نے ام المومنین حضرت عائشہ کی برأت قرآن مجید میں نازل فرمائی تو آپ نے بیٹی کو کہا ۔ بیٹی اٹھو! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شکریہ ادا کرو ۔ حضرت عائشہ نے کہا اب تو میں خدا کا شکریہ ادا کروں گی جس نے میری برأت فرمائی ۔ اور جب سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں حضور حضرت عائشہ کو کہہ رہے تھے ۔ اگر تو بری ہے تو اللہ تعالیٰ تیری برأت کر دے گا اور اگر تو گناہ کی مرتکب ہوئی ہے تو استغفار کرو ۔ اور اس کے حضور توبہ کر کہ بندہ جب گناہ کا اعتراف کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر رجوع برحمت ہوتا ہے ۔
حضرت عائشہ نے اپنے والد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو میری طرف سے جواب دیں ۔ اس پر آپ نے بیٹی کو کہا ۔ بیٹی ! میں نہیں جانتا کہ میں کیا جواب دوں ۔کتنا جذباتی واقعہ ہے لیکن سیرت صدیقی یہ ہے کہ حبیب خدا کے سامنے زبان نہیں کھلتی ۔ سب جذبات عشق رسول کے تحت ہیں اپنی کوئی خواہش اور جذبہ باقی نہیں رہا ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے کچھ پہلے آسامہ کی سرکردگی میں جو لشکر مرتب ہوا تھا حضور کی بیماری کی وجہ سے وہ روانہ نہ ہو سکا تھا ۔ حضور کی وفات کے بعد جب حالات ارتداد کی وجہ سے نازک صورت اختیار کر گئے اور خطرہ اس حد تک بڑھا کہ یہ خدشہ پیدا ہو گیا کہ مخالف مدینہ پر چڑھائی نہ کر دیں ۔ تو حضرت ابوبکر کو مشورہ دیا گیا ۔ کہ لشکر روانہ نہ کیا جائے ۔ تو سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ۔" ابن ابی قحافہ کی کیا مجال کہ اس جھنڈے کی گانٹھ کو کھولے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی"۔ اس فقرہ کا ایک ایک لفظ عشق و وفا کے چشمہ میں دُھلا ہوا ہے ۔ سیرت صدیقی یہی تھی ۔کہ نازک ترین لمحات میں بھی ۔ خواہ تقاضائے وقت کیوں نہ ہو اُسی کی تصدیق ہوگی جو کاشانۂ نبوت سے صادر ہو ۔

رقّتِ قلب اور ابوبکرؓ کے اعلیٰ اخلاق کی شہادت

مُبارک ہے وُہ دل جو خُدا کی محبت سے لبریز ہے۔ اور مبارک ہے وہ آنکھ جو خُدا کی محبّت اور خوف سے تر ہو۔ خوش نصیب ہے وہ انسان جسے متخشّع قلب اور تر آنکھ نصیب ہے۔ بخاری میں ایک حدیث آتی ہے اس کے راوی حضرت ابوہریرہؓ ہیں کہ رسُول خُدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قیامت کے دن سات آدمی خُدا کے سایہ میں ہوں گے۔ اس دن خُدا کے سایہ کے سوا کسی کا سایہ نہ ہوگا۔ ایک وہ آدمی جس نے علیحدگی میں خُدا کو یاد کیا اور اس کی آنکھ تر ہوگئی (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الصدقۃ بالیمین)

اور ترمذی کی حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں دو قطروں سے زیادہ کوئی چیز محبُوب نہیں۔ ایک قطرہ آنسو کا۔ دُوسرا خون کا جو خُدا کی راہ میں بہا جائے۔ ترمذی ہی یہ حدیث آئی ہے کہ عقبہ بن عامر نے پوچھا یارسُول اللہ نجات کیا چیز ہے؟ فرمایا۔ اپنی زبان کو قابو میں رکھو اور گھر پر بیٹھو اور اپنے گناہوں پر آنسو بہا تا رہ (ترمذی ابواب الزہد باب ما جاء فی حفظ اللسان)۔ احیاء العلوم میں امام غزالی عبداللہ بن عمر کا قول نقل کرتے ہیں کہ:۔

"خشیت اللہ کا ایک آنسو مجھے ہزار دینار کے صدقہ سے محبُوب ہے۔ اس لئے کہ رونا خشیت اللہ کا نتیجہ ہے"

سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دل خُدا کی خشیت اور محبّت سے لبریز تھا۔ انہیں اشکبار آنکھ نصیب تھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:۔

"ابوبکر بہت دُعا کرنے والے۔ آہیں بھرنے والے۔ بہت تسبیحات کرنیوالے گناہوں کی مغفرت چاہنے والے۔ بندوں پر بہت مہربان اور خُدا کے حضور بار بار جھکنے والے تھے" (طبقاتِ کبیر جلد ۳ صـ ۱۲۱)

مکّہ کا واقعہ ہے۔ اسلام لانے کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کے سامنے نماز کے لئے ایک چبوترا بنا لیا تھا۔ جہاں آپ نماز پڑھتے اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے راہ چلتے مشرکین کے بچے اور عورتیں کھڑے ہو جاتے۔ مشرکین نے آپ پر ظلم ڈھانے شروع کر دیئے۔ چنانچہ آپ نے رسُول خُدا صلّی اللہ علیہ وسلّم سے حبشہ کی طرف ہجرت کی اجازت چاہی۔ حضورؐ نے اجازت مرحمت فرمائی تو گھر بار چھوڑ کر حبشہ کی طرف چلدیئے۔ برک الغماد پہنچے تو کافر سردار ابن الدغنہ ملا۔ پوچھا ابوبکر کہاں کا ارادہ ہے۔ آپ نے فرمایا۔ میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہاں چلا جاؤں جہاں خُدا کی عبادت کرسکوں۔ ابن الدغنہ نے کہا۔ ابوبکر تیرے جیسا آدمی بستی سے نہیں جانا چاہیئے۔ تُو تو ناپید اخلاق کا مظہر ہے۔ تُو صلہ رحمی کرتا ہے۔ بیکسوں کی مدد کرتا ہے۔ مہمان نوازی کرتا ہے۔ مصیبت زدوں کے کام آتا ہے۔ چل میں تجھے پناہ دیتا ہوں۔ چل کر اپنے شہر میں خُدا کی عبادت کر۔ چنانچہ ابن الدغنہ حضرت ابوبکر کو اپنے ساتھ لے آیا اور

آکر قریش کے سرداروں کو کہا ۔ ابوبکر جیسا آدمی شہر کو چھوڑ کر چلا جائے ۔ ہم اس کو گھر سے نکال رہے ہیں جو اعلیٰ اخلاق کا مظہر ہے ۔ جو صلہ رحمی کرتا ہے ۔ جو غربا اور مصیبت زدوں کی مدد کرتا ہے ۔ قریش نے کہا ۔ ابن الدغنہؔ اچھا تو ابوبکر کو اتنا کہہ کہ وہ اپنے گھر میں نماز پڑھا کرے اور وہیں قرآن کی تلاوت کیا کرے ۔ اور گھر سے باہر علی الاعلان ایسا نہ کرے ۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گھر کے صحن میں مسجد بنالی وہیں نماز پڑھتے اور قرآن کی تلاوت کرتے مشرکوں کے بچے اور عورتیں آپ کا رونا اور قرآن کی پُرسوز تلاوت سُن کر حیران ہوتے ۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں :۔

"ابوبکر بہت رونے والے تھے ۔ جب قرآن پڑھتے تھے تو ضبط کا یارا نہ رہتا ۔ آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے "

(بخاری باب ہجرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اصحابہ الی المدینہ)

قریش نے یہ ماجرا دیکھا تو پھر گھبرائے ہوئے ابن الدغنہؔ کے پاس آئے اور کہا ہم نے کہا تھا ابوبکر گھر میں نماز و قرآن ادا کیا کرے لیکن اُس نے تو گھر کے صحن میں مسجد بنالی ہے اور اعلانیہ نماز پڑھتا ہے اور تلاوت کرتا ہے ۔ ہماری تو عورتیں اور بچے فتنہ میں پڑ رہے ہیں ۔ اُسے کہیں کہ گھر کے اندر یعنی کمرہ میں عبادت کیا کرے ۔ اور اگر وہ یہ نہ مانے تو تُو اپنی پناہ کو واپس لے لے ۔ ہم اعلانیہ اس کی نماز ۔ تلاوت برداشت نہیں کرسکتے ۔ ابن الدغنہؔ نے حضرت اُبوبکر کو آکر یہی کہا ۔ حضرت اُبوبکر رضی اللہ عنہ نے ابن الدغنہؔ کو کہا :۔

"مَیں تمہاری پناہ واپس کرتا ہوں اور خدائے عزّوجل کی پناہ میں آتا ہوں "

(بخاری باب ہجرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینہ)

آپ کی رقّت قلب کسی کمزوری کی دلیل نہ تھی ۔ بلکہ اس امر کی نشاندہی کرتی تھی کہ آپ کا دل خُدا کی محبت اور خشیّت سے لبریز ہے ۔ اور خُدا سے تعلق رکھنے والے خطرات کے وقت شیر بیشہ ہوتے ہیں ۔ چنانچہ دیکھ لیجئے ۔ جب آپ کے کندھوں پر امّت کی قیادت کا بوجھ پڑا ۔ اور اُدھر قبائل عرب نے ارتداد اختیار کرلیا تو وہی اُبوبکر فولاد سے بڑھ کر مضبوط ہیں ۔ حضرت عمر جب آپ کا راستہ روکنا چاہتے ہیں تو آپ فرماتے ہیں ۔ عمر جاہلیّت میں قوت کا مظاہرہ کرتے تھے تو آج بزدلی کیوں دکھاتے ہو ۔ اور پھر تاریخ نے یہ محفوظ کیا ہے ۔ کہ ارتداد کا فتنہ جب فرو ہُوا تو وُہی عُمر حضرت اُبوبکر کا سر چومتے ہیں اور کہتے ہیں ۔ اُبوبکر تُو نہ ہوتا تو نہ جانے اسلام کا کیا حشر ہوتا (حیوۃ الحیوان جلد ا صلا)

پس خُدا کے بندے مصلیٰ پر نرم ہیں تو میدان وغیٰ میں گرم ۔

عمّال کو صدیق اکبر کی ہدایات

مذہب اور اسلامی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خُدا کی معرفت ، اُس کا قرب انسان کو صحیح آگہی نصیب کرتا ہے ۔ خدادا لے ہی صحیح عدل کرتے ہیں ۔ وہی اعلیٰ کردار کے حامل ہوتے ہیں انہیں سے محیّر العقول واقعات

سرز د ہوتے ہیں۔ وہی صحیح حکمران ہوتے ہیں۔ آج کے ترقی یافتہ زمانہ میں بھی رسُول خُدا صلّی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے تربیت یافتہ صحابہ کی ہدایات عُمّال کے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ ذیل میں صدیق اکبرؓ کی چند ہدایات جو مختلف مواقع پر آپ نے کارکنوں کو فرمائیں درج کی جاتی ہیں:۔

ایک روز آپ منبر پر چڑھے یہ کہا اور رو پڑے۔ کہ آج مَیں اُس جگہ کھڑا ہُوں جہاں پچھلے سال رسُول خُدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کھڑے ہُوئے تھے۔ پھر فرمایا:۔

"لوگو! اللہ سے عافیت طلب کرو۔ یقین کے بعد عافیت سے افضل کوئی چیز نہیں۔ اور سچائی کو اختیار کرو۔ اِس سے نیکی کی توفیق ملتی ہے۔ اور یہ دونوں یعنی سچائی اور نیکی جنّت کا موجب ہوتی ہیں اور جھُوٹ سے کنارہ کشی کرو کہ جھُوٹ کے نتیجہ میں بدعملی آتی ہے اور جھُوٹ اور بدعملی انسان کو دوزخ میں لے جاتی ہے۔ حسد، بغض، قطع تعلقات نہ کرو۔ اور ایک دوسرے سے پشت نہ پھیرو۔ اور اللہ نے تمہیں جس طرح بھائی بھائی بننے کا حکم دیا ہے۔ اُس طرح بھائی بھائی بن جاؤ۔"

(مسند احمد بن حنبل جلد ا نمبر ۱۰)

ایک دوسرے موقعہ پر دنیا کی بے ثباتی اور انسان کے عجز کا ذکر کرتے ہُوئے آپ صحابہ سے یوں مخاطب ہُوئے:۔

"آج کہاں ہیں وہ حسین اور روشن چہرے جن کا شباب لوگوں کو حیرت میں ڈالتا تھا۔ کہاں گئے وہ بادشاہ جنہوں نے شہر اور قلعے تعمیر کئے تھے اور میدان جنگ میں غلبہ حاصل کرنے والے سورما کدھر گئے زمانہ کی گردشوں نے ان کو پیس کر رکھ دیا۔ ان کی قوتیں کیا ہوئیں۔ آج وہ قبر کی تاریکی میں پڑے سو رہے ہیں۔"

(تاریخ الخلفاء ۶۳، ۱۶۴)

اگر صاحب اقتدار پر یہ تصوّر غالب ہو کہ ایک دن مَیں نے مر کر اس دنیا کو چھوڑنا ہے اور خُدا کے سامنے جوابدہ ہونا ہے۔ اور گذشتہ اکابر پر وہ نظر رکھے تو اس کو ہر ظلم سے یہ تصوّر روکے گا اور اس کے اعمال میں سداد پیدا کرے گا۔

موسیٰ بن عقبہ آپ کے ایک خطبہ کا ذکر کرتے ہُوئے کہتے ہیں۔ حضرت ابُوبکرؓ نے فرمایا:۔

"مَیں تمہیں خُدا کے تقویٰ کی تاکید کرتا ہوں۔ خُدا کی شریعت کو مضبوطی سے تھامے رہو۔ خُدا نے جسے تمہارا ولیّ الامر بنایا ہے اُس کی بات پر کان دھرو۔ اور اس کی اطاعت کرو۔ کیونکہ جو اُس کی اطاعت کرے گا۔ وہ خواہشات، طمع اور غضب سے بچ جائے گا۔ فخر سے بچو۔ مٹّی سے پیدا ہونے اور اسُی میں جانے والے کو فخر زیبا نہیں۔ آخر اس کو کیڑوں نے کھانا ہے۔ آج وہ زندہ ہے کل وہ مُردہ ہو گا ہر گھڑی اُس کو موت کے قریب کر رہی ہے۔ اس لئے اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو۔ مظلوم کی بددُعا

سے بچو! صبر کرو۔ صبر میں کامیابی ہے۔ احتیاط سے کام لو۔ اپنے دامن کو بچا کر رکھو۔ یہی مفید ہے۔ کام کرو۔ کام قبول کیا جائے گا۔ خدا نے جس سے انتباہ کیا اُس سے رُک جاؤ۔ خدا کی رحمت کے جلد طلب گار بنو۔ فہم و دانش سے کام لو۔ تقوٰی اختیار کرو۔ اور احتیاط کرو۔ خدا نے تمہیں بتلا دیا ہے پہلی قومیں کیوں ہلاک ہوئیں۔" (تاریخ الخلفاء ص۹۲،۹۱)

آپ امتِ مسلمہ کے والی تھے اس لئے عمّال کے کاموں پر کڑی نگاہ رکھتے۔ اُنہیں مقرر کرتے وقت ہدایات دیتے۔ جب معاویہ کے بھائی یزید بن ابی سفیان کو شام کی مہم کی قیادت سپرد کی تو اُسے روانہ کرتے وقت فرمایا:۔

"اے یزید! تمہاری کچھ قرابت داریاں ہیں۔ مجھے خدشہ ہے۔ شاید تم اس امانت میں ان کو فائدہ پہنچاؤ مجھے تمہارے متعلق یہ خوف دامن گیر ہے۔ سنو! رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ جو کوئی مسلمانوں کا والی بنایا جائے اگر وہ کسی کو بغیر استحقاق کے حاکم بنا دے تو اس پر خدا کی لعنت ہو اللہ اُس کا نہ کوئی عذر قبول کرے گا نہ فدیہ۔ اور اس کو جہنم میں داخل کرے گا۔ (مسند احمد جلد ۱ روایت نمبر ۲۱)

تاریخ الخلفاء میں یزید کو آپ کی ہدایات کچھ اس طرح درج ہیں:۔

"خدا کا تقوٰی اختیار کرنا۔ تیرے باطن پر اُس کی اسی طرح نظر ہے جس طرح تیرے ظاہر پر۔ اپنے لشکر سے اچھا سلوک کرنا۔ جب تو انہیں کوئی نصیحت کرے تو مختصر کرنا۔ کہ لمبی وعظ بھول جاتی ہے تُو اپنے نفس کی اصلاح کر۔ تجھے دیکھ کر لوگ خود اصلاح کر لیں گے۔ نماز مقررہ وقت پر پڑھنا۔ رکوع اور سجود میں خشوع اختیار کرنا۔ جب دشمن کا قاصد تیرے پاس آئے تو اس سے اچھا سلوک کرنا۔ جب تُو مشورہ کرے تو لوگوں کو صحیح بات بتانا۔ لشکر میں رات کو پہرہ مضبوط رکھنا۔ اگر کوئی اس بارہ میں غفلت یا کوتاہی کرے تو اُس کی مناسب تادیب کر۔ راتوں کو خود لشکر میں گھوم پھر کر خبر رکھو۔ اُن کی جاسوسی اس لئے نہ کر تاکہ تُو انہیں رُسوا کرے۔ اُن کی پردہ دری نہ کرنا۔ جو سزا کا مستحق ہے اُسے سزا دینے میں دُرے سے کام نہ لینا۔ صدق و وفا والوں کی صحبت اختیار کر۔ بزدلی نہ دکھانا۔ ورنہ لشکر بزدلی دکھائے گا۔ خیانت نہ کرنا۔ عبادت گاہوں میں مقیم لوگوں سے تعرض نہ کرنا۔ (تاریخ الکامل ص۱۵۵ جلد ۲)

فرمایا:۔

"اگر تم ایسے لوگوں کو پاؤ۔ جنہوں نے خدا کی عبادت کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا ہو تو اُن کو کچھ نہ کہنا میں تمہیں دس باتوں کی نصیحت کرتا ہوں۔ کسی عورت، بچے اور بوڑھے کو قتل نہ کرنا۔ پھلدار درخت کو نہ کاٹنا۔ کسی آباد جگہ کو ویران نہ کرنا۔ کھانے کے سوا اُونٹ اور بکری ذبح نہ کرنا۔ باغ نہ جلانا۔ مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا۔ اور دیکھو بزدلی نہ دکھانا۔" (تاریخ الخلفاء ص۷۹)

محصّل زکوٰۃ کو ہدایات

عمروؓ بن عاص اور ولیدؓ بن عقبہ کو محصّل زکوٰۃ بنا کر بھیجا تو فرمایا:-
"خلوت اور جلوت میں خُدا کا خوف ملحوظ رکھو۔ جو خُدا کا خوف رکھتا ہے اللہ اس کو مصائب سے مخلصی بخشتا ہے اور اس کے لئے رزق کی ایسی راہیں کھول دیتا ہے جو گمان میں بھی نہیں ہوتیں۔ جو خدا کا تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی کمزوریوں کو ڈھانپ لیتا ہے اور اُسے اجرِ عظیم عطا کرتا ہے خُدا کے بندوں کی خیر خواہی۔ انہیں نفلوں کی تاکید کرتا ہے۔ تم خُدا کی راہ میں جا رہے ہو اس میں افراط د تفریط کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس میں مذہب اور خلافت کا استحکام ہے۔ اس لئے سستی اور تغافل کو راہ نہ دینا۔" (تاریخ طبری صـ۲۰۸۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تھا:-

عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِی وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ

کہ مسلمانوں میری اور میرے راشد خلفاء کی سنّت کو مضبوطی سے تھامنا۔ آج بھی ہماری اور دنیا کی بھلائی اسی میں ہے کہ ہم اُس راہ کو اختیار کریں جس پر خُدا کا رسُول اور آپ کے تربیت یافتہ چلے تھے۔
اے اللہ تو ہمیں اس کی توفیق عطا فرما۔ آمین یا ربّ العالمین ؛

مطبوعات مجلس انصار اللہ مرکزیہ

(۱) **اسلامی معاشرہ**
از صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سابق صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ
قیمت فی نسخہ پانچ روپے

(۲) **تاریخ انصار اللہ**
از مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ
قیمت فی نسخہ اٹھارہ روپے

(۳) **نصاب بنیادی معلومات**
از قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ
قیمت فی نسخہ تین روپے

(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

محصّل زکوٰۃ کو ہدایات

عمرؓو بن عاص اور ولیدؓ بن عقبہ کو محصّل زکوٰۃ بنا کر بھیجا تو فرمایا :-

"خلوت اور جلوت میں خُدا کا خوف ملحوظ رکھو۔ جو خُدا کا خوف رکھتا ہے اللہ اس کو مصائب سے مخلصی بخشتا ہے اور اس کے لئے رزق کی ایسی راہیں کھول دیتا ہے جو گمان میں بھی نہیں ہوتیں۔ جو خُدا کا تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی کمزوریوں کو ڈھانپ لیتا ہے اور اُسے اجر عظیم عطا کرتا ہے خُدا کے بندوں کی خیر خواہی۔ انہیں نفلوں کی تاکید کرتا ہے۔ تم خُدا کی راہ میں جا رہے ہو اس میں افراط و تفریط کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس میں مذہب اور خلافت کا استحکام ہے۔ اس لئے سستی اور تغافل کو راہ نہ دینا۔" (تاریخ طبری صـ۲۰۸۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تھا :-

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ

کہ مسلمانوں میری اور میرے راشد خلفاء کی سنّت کو مضبوطی سے تھامنا۔ آج بھی ہماری اور دنیا کی بھلائی اسی میں ہے کہ ہم اُس راہ کو اختیار کریں جس پر خُدا کا رسُول اور آپ کے تربیت یافتہ چلے تھے۔

اے اللہ تو ہمیں اس کی توفیق عطا فرما۔ آمین یا ربّ العالمین ؛

مطبُوعات مجلس انصار اللہ مرکزیہ

(۱) اسلامی معاشرہ
از صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سابق صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ
قیمت فی نسخہ پانچ روپے

(۲) تاریخ انصار اللہ
از مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ
قیمت فی نسخہ اٹھارہ روپے

(۳) نصاب بُنیادی معلُومات
از قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ
قیمت فی نسخہ تین روپے

(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مولوی سیّد محمدؐ سرور شاہ صاحب

مکرم میر عبد القدیر صاحب ۔ شاہد مربی سلسلہ احمدیہ

قومیں افراد کی ضرورت سے کبھی بے نیاز نہیں ہوتیں۔ جہاں افراد قوموں کے بغیر نہیں بنتے وہاں یہ بھی سچ ہے کہ قوم کو بھی افراد کی ضرورت ہوتی ہے اور جماعتیں بھی افراد کے بغیر نہیں بنتیں۔

اشراف اپنے اسلاف کی نیک روایات کو بھولا نہیں کرتے۔ ہمیں اپنے اسلاف کی روایات اور طرز زندگی کا مطالعہ کرتے رہنا چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے کہ ان کے نقش قدم پر چل سکیں۔ تاکہ وہ اخلاق حسنہ، نیک روایات اور خوبیاں جو ان بزرگوں میں تھیں نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتی چلی جائیں۔

آپ کا حسب نسب

سیّد محمد سرور شاہ صاحب حضرت عبد القادر جیلانی علیہ رحمۃ کی اولاد میں سے تھے۔ آپکے والد ماجد کا نام سیّد محمد حسن شاہ تھا۔ آپ کے پڑدادا سیّد زین العابدین صاحب تھے جو ہزارہ میں مدفون ہیں۔ سیّد زین العابدین کے بھائی شاہ محمد غوث صاحب ایک مشہور بزرگ تھے جن کا مزار لاہور میں دہلی گیٹ کے باہر ہے۔ اب اس خاندان کی شاخیں خانیار (کشمیر) داتہ۔ سجیکوٹ۔ بیرکوٹ۔ پشاور۔ مظفر آباد۔ گھنڈی۔ نور سیدی۔ کھٹائی بوٹی۔ دھنی ابنور اور سیالکوٹ وغیرہ میں پھیلی ہوئی ہیں۔

حضرت سیّد محمد سرور شاہ کے آباء کی جائیداد زیادہ تر ہزارہ میں تھی اور لوگوں میں اس خاندان کا بڑا رتبہ تھا۔ بہت سے لوگوں نے بڑا بھاری رقبہ زمینیں اس خاندان کی نذر کی ہوئی تھیں۔ اور وہ اس خاندان سے عقیدت رکھتے تھے۔

جائے پیدائش و مختصر حالات زندگی

آپ موضع گھنڈی ضلع مظفر آباد (آزاد کشمیر) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب کا ارادہ تھا کہ آپ کو زمینداری میں لگائیں کیونکہ آپ کے بڑے بھائی تعلیم حاصل کر رہے تھے لیکن وقتاً فوقتاً رونما ہونے والے واقعات سے

آپ کی غیر معمولی ذہانت کا مشاہدہ کرکے آپ کے والد محترم نے آپ کو حصول تعلیم کی اجازت دیدی۔ اس زمانہ میں مقامی طور پر تعلیم کا کوئی انتظام نہیں ہوتا تھا۔ چنانچہ تیرہ برس کی عمر میں ہی ہزارہ سے حصول تعلیم کے لئے عازم سفر ہوگئے ہزارہ اور پشاور میں یکے بعد دیگرے تین اساتذہ سے صرف نحو پڑھی۔ بعدازاں مولوی غلام احمد صاحب اوّل مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور سے منطق و فلسفہ پڑھا۔ مفتی سلیم اللہ خاں لاہوری سے پڑھی۔ اس کے بعد دیوبند چلے گئے اور وہاں حدیث کا علم حاصل کیا۔ یہاں سے فارغ ہونے پر مدرسہ مظاہرالاسلام سہارن پور میں مدرس مقرر ہوئے۔ پھر پشاور مشن کالج میں پروفیسر لگ گئے۔ اس دوران آپ کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ ملازمت ترک کرکے قادیان چلے گئے اور بعد کی ساری زندگی اسلام و احمدیت کی خدمت میں گذری۔ اسی دوران آپ مفتی سلسلہ، سیکرٹری بہشتی مقبرہ۔ مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر اور جامعہ احمدیہ کے پرنسپل کے طور پر بھی کام کرتے رہے۔ افسر جلسہ سالانہ بھی رہے۔

قبولِ احمدیت

لاہور میں حصول تعلیم کے دوران آپ کو بانیٔ احمدیت کا ذکر سُننے کا بارہا موقع ملا۔ قیام لاہور کے دوران آپ نے احمدیت کی صداقت سے متعلق کئی خوابیں بھی دیکھیں مگر اپنے اساتذہ کی غلط تعبیروں کی وجہ سے یہ مسئلہ تحقیق طلب رہ جاتا رہا۔ قیام لاہور کے بعد جب آپ دیوبند میں حصول تعلیم کے لئے روانہ ہوئے تو ان دنوں ...... کا قیام لدھیانہ میں تھا۔ آپ ایک دوست سے ملاقات کے لئے لدھیانہ اترے تو ...... کا ذکر سُن کر ملاقات کا ارادہ کر لیا۔ جب قیام گاہ پہ حاضر ہوئے تو کچھ اور ملاقاتی بھی تھے۔ اس ملاقات میں ...... سے مولوی صاحب کی کوئی بات نہ ہوئی اور یہ مجلس برخاست ہوگئی۔

قیام سہارن پور کے دوران آپ نے بانی احمدیت کے متعلق آپ نے دوسرا خواب دیکھا کہ ایک قافلہ ہے جو کوئی ساٹھ آدمیوں پر مشتمل ہے۔ ان میں ایک بزرگ نمایاں ہیں اور یہ قافلہ گھوڑے کی رفتار سے بھی زیادہ تیز ہے آپ کو خیال ہوا کہ اس قافلہ سے ملنا چاہیئے لیکن بظاہر تیزی کی وجہ سے ناممکن نظر آتا تھا۔ آخر آپ نے اس قافلہ کو جالیا۔ آپ کے پہنچتے ہی باقی آدمی کھڑے ہوگئے اور آپ نے اور اس بزرگ نے وہاں پر ایک چٹان کے پاس چشمہ سے وضو کیا۔ پھر آپ نے بزرگ سے عرض کیا کہ میں کئی صوفیاء کے پاس گیا ہوں لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا اور ہنوز تشنگی ہے۔ اس پر اس بزرگ نے دُعا کی اور کہا کہ درود شریف بہت پڑھا کرو۔ رخصت ہوتے وقت آپ نے ان لوگوں سے کہا کہ شاید اس بزرگ کے پاس آنے کی پھر ضرورت پڑے اس لئے آپ مجھے ان کا نام بتا دیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم تو ان کو صرف حضرت صاحب کہتے ہیں۔ مولوی صاحب پھر اس بزرگ کے پاس آئے اور نام دریافت کیا۔ اس بزرگ نے کہا کہ ایک کاغذ نکالو اور آنکھیں بند کرکے اس پر جتنی لکیریں ڈال سکتے ہو ڈالو۔ پھر پڑھو جو پڑھا جائے وہ میرا نام

ہوگا۔ مولوی صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے سوچا یہ اچھا ہوا کہ ان بزرگ کی کرامت کا پتہ چل جائے گا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور جب کاغذ دیکھا تو اس پر بہت عمدہ خط میں غلام احمد لکھا ہوا تھا۔ اس کے بعد بیدار ہو گئے لیکن معاملہ پھر مشتبہ ہو گیا کہ غلام احمد تھا یا غلام محمد۔

اس کے بعد ایک اور خواب دیکھا جس میں خواب میں ہی یہ تفہیم ہوئی کہ غلام محمد نہیں بلکہ غلام احمد نام تھا۔ اور بعد ازاں سہارن پور سے وطن واپسی پر ایبٹ آباد میں آخری خواب دیکھا جو آپ کی بیعت کا موجب ہوا۔ اس مرتبہ آپ نے دیکھا کہ ..... نے خود آکر کہا کہ اب تو مخالفت چھوڑ دو۔ آپ نے خواب میں ہی جواب دیا کہ آئندہ مخالفت نہیں کروں گا۔ مولوی صاحب بیان کرتے ہیں کہ اس خواب کا مجھ پر یہ اثر ہوا کہ وہی مسائل جن میں مجھے اختلاف تھا خود بخود ذہن اس طرف ہو گیا جو ..... کا موقف تھا۔ اس واقعہ کے بعد آپ نے بیعت کر لی۔

آپ کا مقام اور تبحرِ علمی

دیکھنے اور ملنے والوں نے تو یہاں تک لکھا کہ آپ کو دیکھ کر ان کی وہ حسرت اور تشنگی دور ہو گئی کہ انہوں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ چنانچہ حکیم محمد سعید سابق مبلغ سرینگر حال مقیم اسلام آباد پاکستان جو آپ کے شاگردوں میں سے تھے لکھتے ہیں:-

بیعت کرنے کے بعد جب ملاقات کے لئے قادیان گئے تو ایک دن ..... دورانِ گفتگو آپ سے فرمایا۔ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ سے فرستادوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فیضان خاص ہوتا ہے۔ ان اوقات میں جو رشد و سعادت والے لوگ ہوتے ہیں وہ ان سے حصہ لیتے رہتے ہیں۔ اور اگر وہ موجود نہ ہوں تو افسوس ہوتا ہے کہ فلاں شخص موجود نہ تھا ورنہ وہ بھی حصہ پاتا۔ اس کے بعد فرمایا کہ خدا نے مجھے جو فراست دی ہے اس کے ساتھ میں آپ میں رشد اور سعادت دیکھتا ہوں اس لئے میرا جی چاہتا ہے کہ کم از کم آٹھ نو مہینے میرے ساتھ رہیں۔

آپ کی علمی وسعت اور فہم و فراست کا یہ حال تھا کہ زمانہ طالب علمی میں بھی بہت سے اساتذہ کو اس لئے چھوڑا کہ وہ آپ کی تسلی نہیں کرا سکتے تھے۔ تعلیم سے فراغت کے بعد ایبٹ آباد میں ایک پادری "وڈے" سے بحث ہوئی جو ایسی قرآنی آیات نکال کر ایک کتاب لکھ رہا تھا جس سے بقول اس کے عیسائیت کی تائید ہوتی تھی۔ اس بحث کا اس پر یہ اثر ہوا کہ وہ ایسی کتاب لکھنے سے مایوس ہو گیا اور اپنا کام بیکار جانے کی وجہ سے صدمہ کی وجہ سے پاگل ہو گیا۔ جو بعد میں انگلستان چلا گیا اور تین سال بعد علاج کرا کے واپس لوٹا۔"

آپ کی علمی وسعت کا اندازہ اس اقتباس سے بھی ہوتا ہے جو آپ نے مولوی صاحب کی وفات کے بعد دیا۔ آپ نے فرمایا:۔

"مَیں نے کئی دفعہ دیکھا کہ ..... درسی کتب کے متعلق مولوی سیّد سرور شاہ صاحب سے فرمایا کہ آپ اس کا مطالعہ کر کے پڑھا دیں۔ مجھے مشق نہیں۔ چنانچہ مولوی صاحب وہ مشکل مقامات طالبعلموں کو پڑھاتے۔ سیبویہ کتاب کے متعلق اور دو اور کتب کے متعلق بھی مولوی صاحب کو پڑھانے کے لئے فرمایا تھا۔ چنانچہ مولوی صاحب پڑھاتے تو ..... بھی سُنا کرتے"۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے وہ فراست دی تھی کہ نہایت الجھے ہُوئے مسائل کو بڑی وضاحت سے حل فرماتے تھے۔ اور قرآن مجید کے مشکل مقامات کی تفسیر کا آپ کو خاص ملکہ حاصل تھا۔

"آپ یقیناً قرآن کریم کے علوم کے بحر میں بہت ہی عمیق غوطہ زنی فرماتے تھے۔ وذلك فضل الله يؤتيه من يشاء"۔

جماعتی خدمات

قبول احمدیت کے بعد آپ کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے سلسلہ کے لئے چوٹی کے علماء تیار کئے۔ آپ سلسلہ کے تمام جید علماء کے استاد تھے۔ آپ نے اپنے شاگردوں پر بڑی محنت اور جانفشانی کی اور انہیں خدمات کے قابل بنایا۔

علاوہ ازیں ...... نے اپنے خاص مہمانوں کی خدمات بھی مولوی صاحب کو سونپی تھی۔ اس بناء پر کہ کثرت سے مہمانوں کی آمد کی وجہ سے ان کے لئے اکیلے انتظامات نہیں کر سکتے تھے۔ ...... کے وقت میں آپ مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر بھی رہے اور بورڈنگ کا انتظام بھی سنبھالا۔ ...... کی غیر موجودگی میں مسجد مبارک قادیان میں امامت بھی کراتے رہے۔

...... کی زندگی میں ہی رسالہ تعلیم الاسلام جاری ہوا۔ مولوی صاحب ہی اس کے ایڈیٹر تھے۔ اس میں آپ کی تفسیر قرآن مجید کی اشاعت ہوتی رہی۔ یہ امر آپ کے لئے باعثِ افتخار تھا کہ .... زندگی میں ہی آپ کی تفسیر کو مستند سمجھا گیا۔

بعد ازاں ۱۹۰۸ء میں رسالہ تفسیر القرآن بھی آپ کی ایڈیٹری میں جاری ہوا جو محض تفسیر قرآن کی خاطر جاری کیا گیا۔ پھر آپ جامعہ احمدیہ کے پرنسپل بھی رہے۔ بہر حال جامعہ احمدیہ کو آپ کے عہد میں جو عروج حاصل ہوا وہ سب کے نزدیک مسلّم ہے۔ آپ سالہا سال تک بہشتی مقبرہ قادیان کے سیکرٹری بھی رہے۔ آپ نے دار الافتاء میں بھی کام کیا۔ مگر

سوائے جامعہ احمدیہ کے الاؤنس کے اور کسی خدمت کے عوض کچھ نہ لیا - آپ ایک معقول آمد والی ملازمت چھوڑ کر سلسلہ کی خدمت کے لئے آئے اور نہایت قلیل الاؤنس پر گزارا کرتے تاہم مالی قربانیاں بھی بڑھ چڑھ کر کرتے اور اس دوڑ میں بھی کسی سے پیچھے نہ رہتے۔

...... جب حق اس پر کھل گیا تو نہ خاندانی وقار اُسے روک سکا نہ دنیاوی ساز و سامان۔ اور پھر خدا نے اسے علمی و روحانی لحاظ سے اس مرتبہ پر پہنچایا کہ شاید و باید۔ لیکن بدیں ہمہ زندگی درویشانہ تھی۔ نام و نمود۔ عجب و ریاء یا خود پسندی و تکبر جو عام طور پر عالموں یا بڑے مرتبہ کے لوگوں میں ہوتا ہے - آپ میں نام کو نہ تھا۔

آپ نماز اس خشوع و خضوع سے پڑھتے تھے کہ ایک وقت کی نماز گھنٹوں لمبی ہو جاتی تھی۔ بخاری میں ایک حدیث ہے کہ سات شخص ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کا قیامت کے روز سایہ ہوگا - ان میں سے ایک وہ بھی ہے جس کے متعلق فرمایا کہ قبلہ معلّق بالمساجد یعنی وہ شخص کہ جس کی توجہ ہر وقت مسجد کی طرف رہتی ہے۔ سردی ہو یا گرمی - دھوپ یا سایہ بارش ہو یا آندھی - آپ نے امام بنا ہو یا مقتدی - پنجگانہ نمازوں میں دیکھنے والوں نے آپ کو ہمیشہ سب سے پہلے مسجد میں موجود دیکھا - جنازہ کی نمازوں میں بھی اہتمام سے شامل ہوتے اور تدفین تک شامل رہتے۔

یہ آپ کا طرّہ امتیاز تھا کہ اپنے مفوضہ کام کو نہایت توجہ، محنت، دیانتداری اور جلد سے جلد پورا کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ طبیعت میں کمال درجہ کا استغناء اور وقار اور استقلال تھا جو فیصلہ کرنا ہوتا یا جو فتویٰ دینا ہوتا نہایت بے لاگی اور بے باقی سے دیتے۔ چاپلوسی یا مداہنت یا کمزوری آپ کے پاس بھی نہ پھٹکی تھی۔ آخر عمر تک باوجود کمزوری کے بھرپور اور مصروف زندگی گزاری - آپ نے اپنے علم کو دوسروں میں منتقل کرنے میں کبھی بخل نہیں کیا۔ اپنے شاگردوں کو نہایت بیش قیمت نصائح سے بھی وقتاً فوقتاً نوازتے رہے۔ مبلّغین کے لئے آپ کا یہ ارشاد آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ فرمایا :-

"میاں ایک مبلّغ صرف مبلّغ ہی نہیں ہوا کرتا۔ وہ اپنی جگہ مفسّر بھی ہوتا ہے - وہ محدّث بھی ہوتا ہے۔ اس لئے ان سب علوم کی اُسے پوری واقفیت ہونی چاہیئے - اگر وہ واقفیت حاصل نہیں کرے گا تو اگر کوئی اس سے تفسیر یا حدیث یا کوئی مشکل مسئلہ پوچھے گا کہ میں تو صرف مبلّغ ہوں مرکز کو لکھتا ہوں وہاں سے جواب آنے پر بتاؤں گا - اور خدا جانے مرکز کتنی دُور ہو اور اس کو جواب پہنچ بھی سکے یا نہ پہنچ سکے"

...... کے ساتھ آپ کو سچا عشق تھا - وطن چھوڑا اور قادیان میں ہی دھونی رما بیٹھے - افیون کھانے کی عادت تھی بیعت کے بعد ...... سے ترک افیون کا اشارہ پاکر یک لخت ترک کر دی - جس کی وجہ سے آپ کو شدید تکلیف ہوئی اور

اطاعت اور نفس کشی کی یہ بہترین مثال ہے۔
آواز پر بھی اثر پڑا۔ مگر آپ نے اس کی پروا نہ کی۔
خلافت کی اطاعت کے بھی قابلِ تقلید نمونے آپ کی ذات میں ملتے ہیں۔ جب آپ ...... کو زمانہ طالبعلمی میں
پڑھاتے تھے اس وقت خواب کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ...... کی بلند شان اور مرتبہ دکھادیا۔ فرماتے ہیں کہ
اس کے بعد میں نے کبھی کرسی پر بیٹھ کر صاحبزادہ صاحب کو نہیں پڑھایا بلکہ کھڑا ہو کر پڑھاتا تھا۔ اسی طرح تفسیر کے
بعض مشکل مقامات میں آپ کو ...... سے اختلاف ہوا کرتا تھا۔ ...... کی وفات کے بعد آپ نے خلافت
کے احترام میں تفسیر لکھنا ہی بند کر دی کہ ...... کی شان کے خلاف ہے کہ میں کسی جگہ بھی دانستہ یا نادانستہ ....
کے مؤقف سے اختلاف کروں۔ تاہم ...... آپ کو ارشاد فرمایا تھا کہ آپ تفسیر کا کام جاری رکھیں۔ اور
جہاں جی چاہے میرے موقف سے علمی رنگ میں اختلاف کر سکتے ہیں اور بسا اوقات ...... سے اتفاق کر لیتے
تھے۔ کلاس میں اپنے شاگردوں کو پڑھاتے ہوئے تحدیثِ نعمت کے طور پر فرمایا کرتے تھے۔
"نسیاں اب صرف سرور شاہ ہی ایک ایسا باقی رہ گیا ہے جس کے پیچھے اس دنیا میں ...... نمازیں
پڑھتے رہے ہیں"
اور روایت ہے کہ یہ بیان کرتے وقت آپ خوشی سے کھِل اُٹھتے اور آپ کا چہرہ گلاب کی طرح سُرخ نظر
آیا کرتا تھا۔

طبیعت کے بہت حلیم تھے۔ کوئی آپ کو اگر کچھ کہہ دیتا یا مخالفت کرتا تو اُس کا جواب نہیں دیا کرتے تھے
اور فرمایا کرتے تھے کہ فرشتے میری طرف سے جواب دیں گے آپ مخالفوں ہیں ...... مگر آپ ہمیشہ ان کی شدید
مخالفت سے اجتناب اور چشم پوشی فرماتے۔ گویا آپ کو علم ہی نہیں۔
جماعتی خدمات میں آپ ہمہ وقت اور ہمہ تن مصروف رہے لیکن ملنے والوں نے لکھا ہے کہ انہوں نے مولوی
صاحب کے مُنہ سے یہ کبھی نہیں سُنا کہ میں نے سلسلہ کے لئے فلاں قربانی کی ہے یا فلاں کام کیا ہے یا فلاں خدمت
کی ہے۔ بلکہ جو کام بھی سلسلہ کی طرف سے آپ کے سپرد ہوا اُسے بڑا اعزاز سمجھا اور نہایت جانفشانی سے اُسے
پورا کیا۔
عام لوگوں کے ساتھ نہایت نرمی، اخلاق اور ہمدردی سے پیش آتے اور کسی کو اگر کوئی مشکل درپیش ہوتی تو
اُسے نہایت سنجیدگی اور ہمدردی سے مشورہ دیتے۔ اور حتی الامکان اس کی ہر طرح کی مدد کرتے۔
آپ کا کھانا، لباس، رہن سہن اور طور اطوار نہایت سادہ تھے لباس سادہ لیکن صاف ستھرا ہوتا۔ اوپر
ایک لمبا چوغہ پہنتے۔ ہاتھ میں چھڑی ضرور رکھتے تھے۔ گھر میں بیوی بچوں کے ساتھ سلوک حدیث
خیرکم خیرکم لاھلہ وانا خیرکم لاھلی

کا صحیح مصداق تھا۔ آپ کے قریب رہنے والوں کا بیان ہے کہ آپ کے گھر میں اہل خانہ کے ساتھ کبھی کوئی تلخی نہیں ہوئی۔

آخری عمر میں آپ کے ہاں کوئی نہ کوئی شاگرد ضرور ہوتا جو آپ کے مکان کی ہی دوسری کوٹھڑی میں رہتا۔ آپ اُسے پڑھاتے بھی اور اس کی مہمان نوازی اور ضروریات بھی پوری کرتے۔ اور یہ سب کچھ احمدیت کی خاطر تھا۔ اور اسی لئے تو یہ لعل بے بہا سب کچھ چھوڑ کر اپنے محبوب کے دروازے پر دھونی رمائے بیٹھا تھا۔ ؎

اے محبت تو عجب آثار نمایاں کردی
زخم و مرہم بہ رہ یار تو یکساں کردی

آپ کے اوصاف یہاں تفصیل سے لکھنے ناممکن ہیں۔ آپ ایک عظیم الشان جامعیت کے حامل تھے۔ آپ کا علم وسیع۔ آپ کی فراست گہری۔ آپ کا اللہ تعالیٰ، اس کے رسولؐ اور...... سے بے پایاں عشق۔ آپ کی اطاعتِ امام کامل۔ آپ کے قلب مطہر و صافی میں مخلوق خُدا کے لئے بے پایاں محبّت اور ہمدردی۔ آپ کا قلب انوار الٰہیہ کا مورد۔ آپ کی گفتگو میں شیرینی اور خلوص۔ آپ علم کا بحر بے کنار اور اس کے باوجود طبیعت میں عاجزی و انکسار۔ اور آپ کے اخلاق اعلیٰ و اکمل۔ یہ تمام صفات شاید ہی کسی انسانی جامہ میں مجتمع ہو کر صدیوں کے بعد ظاہر ہوتی ہے۔

وفات

آخر ۲۸ جون ۱۹۴۷ء کو تقریباً ۸۰ سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی۔ اور علم و عرفان کا یہ بحر مواج سکون پذیر ہو گیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

ایک ستارہ تھا جو غروب ہوا۔ لیکن ہماری راہنمائی کے لئے اپنے پیچھے کئی نشانات چھوڑ گیا۔ .... نے آپ کا جنازہ پڑھا۔ کندھا دیا اور تکمیل تدفین تک ساتھ رہے۔ پھر قبر پر اپنے ہاتھ سے مٹی ڈالی اور دُعا کرائی۔ آپ قادیان کے بہشتی مقبرہ میں.... کے قطعہ خاص میں مدفون ہیں۔

"جو لوگ قرآن کو عزّت دیں گے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے"۔

(کشتی نوح)

اجزائے خوراک کی کمی کی پودوں میں علامات

مکرم غلام احمد صاحب عطاء ۔ وکیل الزراعت

پودوں کو ان کی صحیح نشو نما اور بڑھوتری اور ان سے بہترین پیداوار حاصل کرنے کے لئے انہیں انسانوں اور جانوروں کی طرح بھاری مقدار میں خوراک جو متوازن بھی ہو مہیا ہونی چاہیئے ۔

جب بھی پودوں کو متواتر ایسی غذا مہیا نہیں کی جاتی ان میں بڑھوتری کے آثار کم ہو جاتے ہیں ۔ اور پودوں میں کچھ ایسی مخصوص علامات ابھر آتی ہیں جن سے غذائی عناصر کی کمی کی نشان دہی کی جا سکتی ہے ۔ کئی صورتوں میں مختلف عناصر کی کمی کی علامتوں میں کچھ ایسی مشابہت ہوتی ہے کہ ان علامات کے جانچنے میں کافی تجربہ اور گہرا مشاہدہ ہی کام دے سکتا ہے ۔

پودوں اور زمین کا تعلق چونکہ خاص اہمیت رکھتا ہے اس لئے زمین کی بناوٹ اور دوسرے خواص مختلف جگہوں میں مختلف ہونے کی وجہ سے ان پر اثر انداز ہوتے ہیں اور ہر علاقے میں پودوں کی خوراک کے مسائل بھی مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں ۔ اس بات کی نمایاں مثال ترشاوہ پھلوں میں بھلوال ضلع سرگودھا کی سامنے آتی ہے ۔ یہاں یہ پھل پنجاب کے دوسرے علاقوں کی نسبت عمدہ اور کہیں زیادہ پیدا ہوتا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ مختلف زمینوں میں پودوں کے اجزاء مختلف ہوتے ہیں ۔ اس لئے فصلوں اور پھلوں کی پیداوار میں نمایاں فرق (کمی بیشی) ایک لازمی امر ہے ۔

اس لئے بہتر ہوگا کہ مختلف عناصر کو جانچنے کے لئے زمین اور پودوں کا بھی کیمیاوی تجزیہ کرا لیا جائے تاکہ یقین کے ساتھ پتہ لگ سکے کہ پودوں کی بڑھوتری اور صحیح پیداوار نہ دینے کی اصل وجہ کیا ہے اور اس کے مطابق زمین کی زرخیزی کو برقرار رکھنے کے لئے ان متعلقہ کھادوں کو استعمال میں لایا جائے جن سے یہ اپنی صحیح نشو نما کو برقرار رکھ سکیں اور ان سے عمدہ اور مفید نتائج حاصل ہوں ۔

ایسا تجزیہ کرانے سے اس بات کا پتہ چل جائے گا کہ بڑھوتری یا صحیح نشو نما ۔ بیماریوں یا ضرررساں کیڑوں کے حملوں یا مسلسل خشک سالی کی وجہ سے ہی شاید رک گئی ہو ۔ کیونکہ بعض اوقات ایسی علامات ان امور کی وجہ سے بھی ظاہر ہو جاتی ہیں ۔

مختلف پھلدار پودوں میں عناصر کی کمی کی عام علامات ذیل کے گوشواروں میں درج ہیں :۔

آدا نہ پر بھی اثر پڑا۔ مگر آپ نے اس کی پروا نہ کی۔ اطاعت اور نفس کشی کی یہ بہترین مثال ہے۔
خلافت کی اطاعت کسے بھی قابل تقلید نمونے آپ کی ذات میں ملتے ہیں۔ جب آپ ...... کو زمانہ طالبعلمی میں
پڑھاتے تھے اس وقت خواب کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ...... کی بلند شان اور مرتبہ دکھا دیا۔ فرماتے ہیں کہ
اس کے بعد میں نے کبھی کرسی پر بیٹھ کر صاحبزادہ صاحب کو نہیں پڑھایا بلکہ کھڑا ہو کر پڑھاتا تھا۔ اسی طرح تفسیر کے
بعض مشکل مقامات میں آپ کو ...... سے اختلاف ہوا کرتا تھا۔ ...... کی وفات کے بعد آپ نے خلافت
کے احترام میں تفسیر لکھنا ہی بند کر دی کہ ...... کی شان کے خلاف ہے کہ میں کسی جگہ بھی دانستہ یا نادانستہ ......
کے مؤقف سے اختلاف کروں۔ تاہم ...... آپ کو ارشاد فرمایا تھا کہ آپ تفسیر کا کام جاری رکھیں۔ اور
جہاں جی چاہے میرے موقف سے علمی رنگ میں اختلاف کر سکتے ہیں اور بسا اوقات ...... سے اتفاق کر لیتے
تھے۔ کلاس میں اپنے شاگردوں کو پڑھاتے ہوئے تحدیثِ نعمت کے طور پر فرمایا کرتے تھے۔
"میاں اب صرف سرور شاہ ہی ایک ایسا باقی رہ گیا ہے جس کے پیچھے اس دنیا میں ...... نمازیں
پڑھتے رہے ہیں"
اور روایت ہے کہ یہ بیان کرتے وقت آپ خوشی سے کھل اٹھتے اور آپ کا چہرہ گلاب کی طرح سرخ نظر
آیا کرتا تھا۔
طبیعت کے بہت حلیم تھے۔ کوئی آپ کو اگر کچھ کہہ دیتا یا مخالفت کرتا تو اس کا جواب نہیں دیا کرتے تھے
اور فرمایا کرتے تھے کہ فرشتے میری طرف سے جواب دیں گے آپ مخالفوں میں ...... مگر آپ ہمیشہ ان کی شدید
مخالفت سے اجتناب اور چشم پوشی فرماتے۔ گویا آپ کو علم ہی نہیں۔
جماعتی خدمات میں آپ ہمہ وقت اور ہمہ تن مصروف رہے لیکن ملنے والوں نے لکھا ہے کہ انہوں نے مولوی
صاحب کے منہ سے یہ کبھی نہیں سنا کہ میں نے سلسلہ کے لئے فلاں قربانی کی ہے یا فلاں کام کیا ہے یا فلاں خدمت
کی ہے۔ بلکہ جو کام بھی سلسلہ کی طرف سے آپ کے سپرد ہوا اسے بڑا اعزاز سمجھا اور نہایت جانفشانی سے اسے
پورا کیا۔
تمام لوگوں کے ساتھ نہایت نرمی، اخلاق اور ہمدردی سے پیش آتے اور کسی کو اگر کوئی مشکل درپیش ہوتی تو
اسے نہایت سنجیدگی اور ہمدردی سے مشورہ دیتے۔ اور حتی الامکان اس کی ہر طرح کی مدد کرتے۔
آپ کا کھانا، لباس، رہن سہن اور طور اطوار نہایت سادہ تھے لباس سادہ لیکن صاف ستھرا ہوتا۔ اوپر
ایک لمبا چوغہ پہنتے۔ ہاتھ میں چھڑی ضرور رکھتے تھے۔ گھر میں بیوی بچوں کے ساتھ سلوک حدیث
خیرکم خیرکم لاھلہ وانا خیرکم لاھلی

آواز پر بھی اثر پڑا۔ مگر آپ نے اس کی پرواہ نہ کی۔ اطاعت اور نفس کشی کی یہ بہترین مثال ہے۔

خلافت کی اطاعت کے بھی قابل تقلید نمونے آپ کی ذات میں ملتے ہیں۔ جب آپ ...... کو زمانہ طالبعلمی میں پڑھاتے تھے اس وقت خواب کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ...... کی بلند شان اور مرتبہ دکھا دیا۔ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے کبھی کرسی پر بیٹھ کر صاحبزادہ صاحب کو نہیں پڑھایا بلکہ کھڑا ہو کر پڑھاتا تھا۔ اسی طرح تفسیر کے بعض مشکل مقامات میں آپ کو ...... سے اختلاف ہوا کرتا تھا۔ ...... کی وفات کے بعد آپ نے خلافت کے احترام میں تفسیر لکھنا ہی بند کر دی کہ ...... کی شان کے خلاف ہے کہ میں کسی جگہ بھی دانستہ یا نادانستہ ...... کے مؤقف سے اختلاف کروں۔ تاہم ...... آپ کو ارشاد فرمایا تھا کہ آپ تفسیر کا کام جاری رکھیں۔ اور جہاں جی چاہے میرے موقف سے علمی رنگ میں اختلاف کر سکتے ہیں اور بسا اوقات ...... سے اتفاق کر لیتے تھے۔ کلاس میں اپنے شاگردوں کو پڑھاتے ہوئے تحدیث نعمت کے طور پر فرمایا کرتے تھے۔

"میاں اب صرف سرور شاہ ہی ایک ایسا باقی رہ گیا ہے جس کے پیچھے اس دنیا میں ...... نمازیں پڑھتے رہے ہیں"

اور روایت ہے کہ یہ بیان کرتے وقت آپ خوشی سے کھل اٹھتے اور آپ کا چہرہ گلاب کی طرح سرخ نظر آیا کرتا تھا۔

طبیعت کے بہت حلیم تھے۔ کوئی آپ کو اگر کچھ کہہ دیتا یا مخالفت کرتا تو اُس کا جواب نہیں دیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ فرشتے میری طرف سے جواب دیں گے آپ مخالفوں میں ...... مگر آپ ہمیشہ ان کی شدید مخالفت سے اجتناب اور چشم پوشی فرماتے۔ گویا آپ کو علم ہی نہیں۔

جماعتی خدمات میں آپ ہمہ وقت اور ہمہ تن مصروف رہے لیکن ملنے والوں نے لکھا ہے کہ انہوں نے مولوی صاحب کے منہ سے یہ کبھی نہیں سُنا کہ میں نے سلسلہ کے لئے فلاں قربانی کی ہے یا فلاں کام کیا ہے یا فلاں خدمت کی ہے۔ بلکہ جو کام بھی سلسلہ کی طرف سے آپ کے سپرد ہوا اُسے بڑا اعزاز سمجھا اور نہایت جانفشانی سے اُسے پورا کیا۔

عام لوگوں کے ساتھ نہایت نرمی، اخلاق اور ہمدردی سے پیش آتے اور کسی کو اگر کوئی مشکل درپیش ہوتی تو اُسے نہایت سنجیدگی اور ہمدردی سے مشورہ دیتے۔ اور حتی الامکان اس کی ہر طرح کی مدد کرتے۔

آپ کا کھانا، لباس، رہن سہن اور طور اطوار نہایت سادہ تھے لباس سادہ لیکن صاف ستھرا ہوتا۔ اوپر ایک لمبا چوغہ پہنتے۔ ہاتھ میں چھڑی ضرور رکھتے تھے۔ گھر میں بیوی بچوں کے ساتھ سلوک حدیث

خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَھْلِیْ

نام پھلدار پودا	نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاشیم	کیلشیم	میگنیشیم	گندھک	دیگر اجزائے صغیر
پت جھڑ پھلدار درخت	پودے کے نچلے پتے زردی مائل۔ بقیہ پتوں میں ہلکا سبز رنگ اور اکثر متاثرہ پتے سُرخ یا ارغوانی رنگت بھی ظاہر کرتے ہیں۔ شدید کمی کی صورت میں پتے گر جاتے ہیں	تازہ کھلے ہوئے پتے گہرے سبز۔ جوان ہو کر کانسی کی رنگت اختیار کر لیتے ہیں۔ پرانے پتوں کی رگیں گہری سبز لیکن رگوں کا درمیانی حصہ چتکبرا اور رنگت ہلکی سبز۔ موسم گرما میں جب درجہ حرارت کم ہوتو تنے اور پتیوں کی ڈنڈیاں پر غیر معمولی طور پر ارغوانی رنگت ظاہر ہوتی ہے۔ سیب کے پتے چھوٹے ہو جاتے ہیں اور آڑو کے قدرے لمبے جن کی نوکیں نیچے کو مڑی ہوئی ہوتی ہیں۔	جوان پتے یا موسم میں کھلے ہوئے نچلے پتے درمیان میں حاشیوں سے سوکھنے شروع ہو جاتے ہیں۔ آڑو میں متاثرہ پتے چرمڑ بھی ہو جاتے ہیں ٹہنیاں پتلی ہوتی ہیں۔	کونپل پر نکلے ہوئے پتے نوک حاشیے اور درمیانی رگ سے سوکھنے شروع ہو جاتے ہیں۔ ٹہنیاں نیچے کی طرف سوکھنی شروع ہو جاتی ہیں۔	بڑے بڑے جوان پتے حاشیوں سے یا رگوں کے درمیان سوکھنے شروع ہو جاتے ہیں۔ سوکھا ہوا حصہ ہلکا بادامی رنگ کا ہوتا ہے۔ پتے گر جاتے ہیں۔ جتنی کہ کونپل میں چھوٹے چھوٹے گہرے سبز پتے پھندنے کی شکل میں بچ رہتے ہیں	-	اگر نئے پتے زردی مائل شکن دار غیر معمولی طور پر موٹے اور بھربھرے ہوں۔ کونپلیں اور ٹہنیاں نیچے کو سوکھ رہی ہوں۔ پھل کی بیرونی سطح پر یا اندر سوکھے ہوئے حصے ہوں تو بوران کی کمی ہوگی۔
ترشاوہ پھل	نئے پتے ہلکے سبز یا زردی مائل۔ بڑھوتری کم۔ پرانے پتے بالکل زرد۔	پرانے پتوں میں کلوروفل پھیکی پڑجاتی ہے اور رنگ نارنجی زرد پڑ جاتا ہے۔ کمی دیر پا ہونے پر پتے جگہ جگہ سے سوکھ جاتے ہیں۔	نئے پتے سبز لیکن درمیانی رگ کے گرد بانسری کی شکل میں لپٹے ہوئے۔	پرانے پتوں میں کلوروفل کناروں سے پھیکا ہونا شروع ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ بیرونی رگوں کے درمیانی حصہ کو بڑھاتا ہے۔ جڑیں گلنا شروع کر دیتی ہیں	پرانے پتوں میں کلوروفل درمیانی رگ کے متوازی پتی میں پھیکا ہونا شروع ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ نوک کی طرف بڑھتا ہے لیکن پتی ڈنڈی کی طرف متاثر نہیں ہوتی۔	نئے پتے زرد یا بہت زرد	اگر رگیں پتے کی نسبت گہرے رنگ کی نظر آتی ہوں۔ پتے بڑے لیکن خراب شکل کے ہوں۔ پھل کی سطح پر گوند مادہ اور پھانکوں میں گوند خانے ہوں تو تانبا کی کمی ہوگی۔
آم	پرانے پتے زردی مائل پھر زردی مائل بھوری رنگت اختیار کر لیتے ہیں۔ اگر کمی پوری نہ کی جائے تو نئے پتے بھی متاثر ہوتے ہیں بڑھوتری کم ہو جاتی ہے اور پودا پیلا معلوم ہوتا ہے	پودے کی بڑھوتری میں کمی آجاتی ہے رنگت گہری سبز ہو جاتی ہے اور ٹہنیاں اوپر کی طرف مڑی ہوتی ہیں پھل کم لگتا ہے۔ ذائقہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔	پرانے پتے نوکوں اور کناروں سے خشک ہو جاتے ہیں اور جھڑ جاتے ہیں۔	کونپل کے پتے بڑھتے نہیں کھٹے کھٹے سے نظر آتے ہیں۔ پتے پوری طرح نہیں کھلتے ایک طرف کو مڑ جاتے ہیں اور پتی پر بھورے رنگ کے داغ پڑ جاتے ہیں جڑوں کی نوکیں بھوری ہو کر خشک ہو جاتی ہیں اور گلنا شروع کر دیتی ہیں۔	-	-	-

3	[illegible]	[illegible]
3	[illegible]	[illegible]
1	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

3	[illegible]	[illegible]
3	[illegible]	[illegible]
1	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

- [illegible] - 2
- [illegible] - 3
- [illegible] - 5
- [illegible] - 4
- [illegible] - 6
- [illegible] - 8
- [illegible] - 10

[illegible]

[illegible]

		اور جڑوں میں بورڈو مکسچر پینٹ لگائیں۔
۵	میگنیشیم	EPSOM SALT ایپسم سالٹ استعمال کریں۔ پودوں پر سپرے کریں یا پانی کے ساتھ زمین میں ڈالیں۔ ۳۰ ، ۴۰ پاؤنڈ سالٹ فی ایکڑ کافی ہے۔ لائم سٹون ڈالنے سے بھی یہ کمی پوری کی جا سکتی ہے۔
۶	گندھک	گندھک استعمال کریں۔ امونیم سلفیٹ یا کیلشیم سلفیٹ ڈالنے سے بھی یہ کمی دور ہو سکتی ہے۔
۷	بوران	بورک ایسڈ (BORAX) زمین میں ڈالیں۔ دس پندرہ پاؤنڈ سالٹ فی ایکڑ کافی ہے۔
۸	زنک (جست)	۰.۵٪ زنک سلفیٹ پودوں پر سپرے کریں یا بیس سے تیس پاؤنڈ سالٹ فی ایکڑ زمین میں ڈالیں۔
۹	تانبا	کاپر سلفیٹ نیلا تھوتھا پندرہ تا بیس پاؤنڈ زمین میں ڈالیں۔ جن زمینوں میں نباتاتی مادہ بہت زیادہ ہو وہاں پودوں کو تانبا کی کمی محسوس ہوتی ہے۔
۱۰	لوہا	۰.۲۵٪ آئرن سلفیٹ IRON SULPHAT کے محلول سے پودوں پر سپرے کریں۔

"ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اسے چاہیئے کہ ایک موت اختیار کرے نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچے اور اللہ تعالیٰ کو سب شے پر مقدم رکھے۔"

(البدر ۱۶ نومبر ۱۹۰۳ء)

مجالس کی مساعی

تربیتی اجتماع مجلس انصار اللہ عزیز آباد کراچی

بائیس ۲۲ اور تئیس ۲۳ مئی کو مسجد احمدیہ عزیز آباد مجلس نے تربیتی اجتماع منعقد کیا۔ اس اجلاس میں مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس مرکزیہ نے بھی شرکت فرمائی۔ اجلاس کا افتتاح محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا جس میں آپ نے سورہ فاتحہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا۔ اس سورۃ میں انسان کی جسمانی و روحانی ترقیات کے تمام مدارج پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد مکرم عبدالرحیم صاحب بیگ نے "حالات حاضرہ اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریوں" کے عنوان پر خطاب فرمایا۔ اس کے بعد سوال و جواب کی مجلس منعقد ہوئی جس میں محترم صاحبزادہ صاحب اور امیر جماعت احمدیہ کراچی اور مولوی سلطان محمود صاحب مربی سلسلہ نے دوستوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ دو دنوں میں کل چار اجلاس منعقد ہوئے جن کی صدارت بالترتیب محترم امیر صاحب۔ محترم مولوی سلطان محمود صاحب مربی سلسلہ اور زعیم صاحب اعلیٰ مجلس انصار اللہ عزیز آباد نے فرمائی۔ ان اجلاسوں میں محترم قریشی مسعود احمد صاحب۔ مولوی سلطان محمود صاحب انور۔ مولوی عبدالسلام صاحب طاہر نے احباب جماعت سے خطاب فرمایا۔ علمی مقابلہ جات بھی منعقد ہوئے اور مشاہدہ معائنہ کا بھی مقابلہ ہوا۔ احباب نے تہجد با جماعت بھی ادا کی۔ اختتامی خطاب مکرم نعیم احمد خان صاحب نمائندہ مرکزیہ نے فرمایا جس میں آپ نے قرآن کی حکومت دلوں پر قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

(۲) پشاور

۳ر اپریل اور یکم مئی کو مجلس انصار اللہ پشاور نے سالانہ تربیتی اجتماع منعقد کیا جس میں مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول اور مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت نے شرکت فرمائی۔ حاضری بہت تسلی بخش تھی۔

(۳) حافظ آباد

حافظ آباد کی مجلس نے ۳۰ر مئی کو تحصیل حافظ آباد کا یک روزہ اجتماع مسجد احمدیہ حافظ آباد میں منعقد کیا۔ اس میں مرکز کی طرف سے مکرم مولوی غلام باری سیف نے شرکت کی۔ مکرم امیر صاحب ضلع گوجرانوالہ اور مربی محمد اعظم صاحب اکسیر نے شرکت فرمائی۔ تحصیل حافظ آباد کی دس مجالس میں سے نو مجالس کی نمائندگی ہوئی۔ نوّے انصار نے اجتماع میں شرکت کی۔ انصار کے علاوہ خدام۔ لجنات۔ اور اطفال کی کثیر تعداد نے بھی شرکت فرمائی۔

(۴) انصار اللہ برطانیہ کا دوسرا سالانہ اجتماع

انصار اللہ برطانیہ کا دوسرا سالانہ اجتماع انیس ۱۹ اپریل کو مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ کی زیر صدارت شروع ہوا ۔ یہ اجتماع محمود ہال میں منعقد ہوا جس میں ڈیڑھ صد افراد کے قریب شریک ہوئے ۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو ملک عبدالعزیز صاحب نے کی ۔ اس کے بعد محترم صدر اجلاس نے انصار اللہ کا عہد دہرایا اپنے افتتاحی خطاب میں مکرم شیخ صاحب نے اجتماع کے انعقاد کی توفیق پانے پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا ۔ اور خدا سے دعا کی کہ یہ اجتماع ہماری روحانی ۔ اخلاقی اور ذہنی ترقی کا باعث ہو ۔

آپ نے فرمایا ۔ نفس کے تزکیہ کے لئے ایسے دینی اجتماعات کا بار بار انعقاد ضروری ہے ۔ آپ کا افتتاحی خطاب دعا پر ختم ہوا ۔

دوسری تقریر مکرم محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمائی ۔ آپ نے سورۃ صف کی آیت هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ کی تشریح فرماتے ہوئے انصار اللہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ۔ محترم چوہدری صاحب نے فرمایا ۔ اسلام کے غلبہ کے دن قریب لانے کے لئے ہمیں اپنے قول و فعل میں دوسروں کے لئے نمونہ پیش کرنا چاہیئے ۔

اس کے بعد محترم حافظ قدرت اللہ صاحب نے موجودہ زمانہ کے بارہ میں اسلامی پیشگوئیاں" کے عنوان پر تقریر کی ۔

ہر تقریر کے بعد نظم سے حاضرین کو محظوظ کیا جاتا رہا ۔ مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد جماعت احمدیہ برطانیہ کی جنرل کونسل کا خصوصی اجلاس ہوا ۔ صبح تین بجے تہجد کی نماز باجماعت ادا کی گئی ۔ فجر کی نماز کے بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے قرآن مجید کا درس دیا جس میں آپ نے آیت بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ کی لطیف تشریح فرماتے ہوئے احباب کو تبلیغ کی طرف توجہ دلائی ۔ محترم شیخ صاحب کے درس کے بعد منیر الدین صاحب شمس نے حدیث کا درس دیا ۔

۲۰ اپریل کو پہلا اجلاس محترم امام صاحب مسجد لنڈن شیخ مبارک احمد صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا ۔ تلاوت اور نظم کے بعد ہدایت اللہ بنگوی صاحب نے کشتی نوح سے .... بنگوی صاحب کے بعد عبدالحفیظ صاحب برمنگھم نے .... کے موضوع پر تقریر فرمائی ۔ عبدالحفیظ صاحب کے بعد مکرم صوفی غلام محمد صاحب نے .... "عشق رسول" کے موضوع پر خطاب فرمایا ۔ ان کے بعد مکرم مولوی نسیم احمد صاحب باجوہ مبلغ سلسلہ نے ہمارے عقائد کے موضوع پر تقریر فرمائی ۔ باجوہ صاحب کی تقریر کے بعد جناب بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلغ سلسلہ نے جذبہ اطاعت و عشق نبوی کے موضوع پر تقریر فرمائی

آرچرڈ صاحب کی تقریر کے بعد مکرم انیس الرحمٰن صاحب بنگالی مبلغ سلسلہ نے .... کے موضوع پر پُرجوش تقریر فرمائی ۔ انیس الرحمٰن صاحب کی تقریر کے بعد کشتی نوح اور رسالہ الوصیت کا امتحانی تحریری مقابلہ ہوا ۔ نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد تیسرے اجلاس میں جناب محمد احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کرائیڈن نے "سانحہ ۱۹۲۰ء میں .... کی بابرکت راہنمائی" کے عنوان پر تقریر فرمائی ۔ اس کے بعد عبداللطیف خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہنسلو

نے "احمدیت کے مستقبل" کے موضوع پر تقریر فرمائی ۔ عبداللطیف صاحب کی تقریر کے بعد چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں نے "اسلامی معاشرہ" کے موضوع پر بہت بصیرت افروز تقریر فرمائی ۔ کاہلوں صاحب کی تقریر کے بعد صدر اجلاس محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے علمی مقابلہ میں حصہ لینے والوں میں انعامات تقسیم فرمائے ۔ تقسیم انعامات سے قبل آپ نے اپنے الوداعی خطاب میں جماعت کو تبلیغ و تربیت کی طرف توجہ دلائی ۔ آخر میں عہد دہرایا گیا اور اجتماعی دعا کی گئی ۔

اس طرح یہ بابرکت اجتماع اختتام پذیر ہوا ۔ آخری اجلاس کے وقت محمود ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا ؛

(۵) تفریحی پروگرام مجلس ڈرگ روڈ کراچی

مجلس انصاراللہ ڈرگ روڈ کراچی نے ۹ جون کو میمن گوٹھ ملیر کراچی کے مقام پر پکنک کا اہتمام کیا ۔ اس پکنک میں محترم امیر جماعت احمدیہ کراچی ۔ ناظم مجلس انصاراللہ ضلع کراچی ۔ اور مربیان سلسلہ متعین کراچی نے بھی شرکت کی ۔ یہ پکنک آموں کے ایک باغ میں منائی گئی جو ایک انصار رکن نے ٹھیکہ پر لیا تھا ۔ یہ باغ چالیس پینتالیس ایکڑ پر پھیلا ہوا ہے ۔ پکنک کا پروگرام قبل از وقت سائیکلوسٹائل کر کے احباب میں تقسیم کیا گیا ۔ احباب سپیشل بس اور کاروں کے ذریعہ مقررہ باغ میں پہنچ گئے ۔ مکرم محترم امیر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا ۔ ہماری پکنکیں دنیاداروں کی طرح نہیں ہوتیں ہم جو کام بھی کرتے ہیں خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کرتے ہیں ۔ اس کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کروائی ۔ اس کے بعد احباب کی خدمت میں آم اور کچی لسی پیش کی گئی ۔ اس کے بعد انفرادی سیر کا پروگرام تھا ۔ بارہ بجے اجتماعی کھانا کھایا گیا جو سب احباب گھروں سے اپنے ساتھ لائے تھے ۔ ہر دوست اپنا کھانا اپنے دوسرے بھائی کو پیش کر رہا تھا ۔

کھانا کھانے کے بعد جمعہ کی نماز مکرم محمد عثمان صاحب چینی مربی سلسلہ نے پڑھائی ۔ نماز جمعہ و عصر کے بعد مختلف احباب نے اپنے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ میں آنے والے ایمان افروز واقعات بیان کئے ۔ ازاں بعد مکرم مولوی محمد عثمان صاحب چینی نے چینی ورزش کا مظاہرہ کیا ۔ چائے کے بعد مختلف ٹیموں کے درمیان پیغام رسانی کا مقابلہ کروایا گیا ۔ یہ مقابلہ حلقہ ڈرگ روڈ نے جیتا ۔ اوّل آنے والی ٹیم کے ہر رکن کو ایک ایک کلو آم بطور انعام دئے گئے ۔

اس کے بعد مضمون نویسی کا مقابلہ ہوا جس کا عنوان تھا :۔

"ہماری پکنک"

اس میں اوّل ڈاکٹر مشتاق حسین صاحب ۔ دوم اقبال مصطفیٰ صاحب اور سوئم حمید الدین قرار پائے ۔

واپسی پر احباب نے اپنے گھروں کے لئے آم خرید کئے جو بازار سے قریباً نصف بھاؤ پر انہیں ملے ۔ الحمدللہ کہ یہ پکنک بہت کامیاب رہی ؛

سوفی صد بجٹ ادا کرنیوالی انصار اللہ کی پہلی فہرست

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مندرجہ ذیل مجالس نے اپنے بجٹ سوفی صد ادا کر دئے ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔
دیگر مجالس بھی کوشش فرمائیں کہ اگلی فہرست میں ان کا نام ضرور شامل ہو۔

- ضلع کراچی :- ناظم آباد کراچی۔
- ضلع حیدر آباد :- آصف آباد - بلڑی شاہ کریم - سنجر چانگ - گوٹھ نذیر احمد۔
- ضلع بدین :- ظفر آباد لابلینی (ننی) پی۔ اے۔ الیف چک کھوسکی۔
- ضلع نواب شاہ :- چک ۲۱/۲ دُدھر - دوڑ - دریا خان مری - کنڈیارو - گوٹھ شیر محمد - گوٹھ عبدالسلام عمر - مورو۔
- ضلع تھرپارکر :- جمیس آباد - طارق آباد۔
- ضلع سانگھڑ :- گوٹھ فتح پور
- ضلع لاڑکانہ :- انور آباد - کھنڈو۔
- ضلع سکھر :- شکارپور - پنو عاقل - گوٹھ عنایت اللہ
- ضلع خیرپور میرس :- کوٹ فتح دین - گوٹھ چوہدری سلطان علی۔
- ضلع جھنگ :- بگا نسوآنہ - چک ۲۰ گھگ - گڑھ مہاراجہ موڑ۔
- ضلع فیصل آباد :- چک ۵۸ ر.ب ٹکڑا - ۲۹۷ ج.ب، جڑانوالہ، ۶۱ ر.ب بیدیانوالہ، ۳۳ ج.ب، ۶۰ ر.ب کھیم سنگھ والا۔ ۸۹ ج.ب رتی، ۲۸۷ ج.ب پلاسور، تاندلیانوالہ، ۲۱۹ ر.ب گنڈا سنگھ والا، ۲۶ ج.ب خورد، چک جھمرہ - ۱۳۹ ر.ب گھمی، پیر محل، ماموں کانجن، ۲۷۷ ر.ب شیلاں، ۲۰۹ گ.ب بودھی ننگل، ۱۴۷ ر.ب چوہڑی، ۳۰۶ گ.ب، ۷۲ گ.ب، ۳۸۹ گ.ب، ۲۲۶ گ.ب خانپور، ۲۰۸ گ.ب، ۳۵۶ ج.ب، ۴۵۵ گ.ب کنجوالی، ۲۸۱ ج.ب دواکھڑی۔
- ضلع سرگودھا :- چک ۸۷ جنوبی، چک ۱۴۶ شمالی، ۳۵ جنوبی، کوٹ مومن، ۸۰ شمالی، بھلوال، میانی، رکھ چراگاہ۔
- ضلع بہاولپور :- چک ۱۹۲ مراد
- ضلع رحیم یارخاں :- بستی کندھارا سنگھ۔
- ضلع وہاڑی :- چک ۱۶۳ شتاب گڑھ۔
- ضلع سیالکوٹ :- بھوڑی ملہیاں، ترسکہ سیان، ہنڈی عنایت خاں، جامکے ڈھینڈسہ، چہور، چونڈہ، دولت پور، غوطہ فتح گڑھ، کنجروڑ، گھٹیالیاں خورد، میانوالی سندھواں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Monthly ANSARULLAH Rabwah — August 1980 — Regd. No. L7483

صرف ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا ۔